المواعظ

(رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصیت نامہ)

شیخ صدوقؒ

مترجم: ساجد علی گوندل

امام علی علیہ السلام

جو شخص اپنے آپ کو لوگوں کا امام و پیشوا بنا کر پیش کرے تو اسے چاہیے کہ لوگوں کو تعلیم دینے سے پہلے اپنے نفس کو تعلیم دے۔ اور زبان سے تبلیغ کرنے سے پہلے اپنے عمل سے تبلیغ کرے اور یاد رہے کہ اپنے نفس کو ادب سکھانے والا دوسروں کو تعلیم و تربیت دینے والے سے زیادہ قابل احترام ہوتا ہے۔

(نہج البلاغہ، حکمت نمبر 73)

شماره‌پیگیری: ۲۲۴۶۵۳۲

تاریخ صدور: ۱۴۰۰/۰۸/۰۹

مجوز چاپ و انتشار کتاب

مشخصات کتاب

نام: المواعظ

نویسنده/نویسندگان: شیخ صدوق ابن‌بابویه ثانی‌قمی

مترجم/مترجمان: ساجد علی گوندل

گردآورنده/مصحح/سایر نقش ها:

قطع کتاب: رقعی — **تعداد صفحه:** ۵۶

رده سنی: بزرگسال — **شابک/شابم:** ۹۷۸-۹۶۴-۴۷۵-۲۸۲-۷

شناسه مجوز: ۹-۵۸۰۱۴-۵۷۵۸۶۰

مشخصات ناشر

نام ناشر: دارالنشر — **شماره پروانه نشر:** ۲۶۹

دفتر توسعه کتاب و کتابخوانی

المواعظ[1]

شیخ صدوق علیہ الرحمه

✺ مترجم: ساجد علی گوندل

---

1) ۔المواعظ۔۔۔۔۔۔شیخ صدوق علیہ الرحمہ
من لایحضرہ الفقیہ، ج ۴ ص ۵۲ ۱۳ انتشارات جامعہ مدرسین ، تصحیح وشرح مرحوم علی اکبر غفاری

فہرست

وصیت نامہ

رسول اللہ ص کا وصیت نامہ کہ جو آپ ص نے امیر المومنین حضرت علیؑ کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

(یہ وصیت چند موضوعات پر مشتمل ہے)

رَوَى حَمَّادُ بْنُ عَمْرٍو وَ أَنَسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع۔ عَنِ النَّبِيِّ ص أَنَّهُ قَالَ لَهُ

حماد بن عمر و وانس بن محمد نے اپنے والد اور اسی طرح انہوں نے امام صادقؑ، جبکہ امامؑ نے جد بزرگوار امام علیؑ اور امامؑ نے رسول خدا ص سے روایت کی ہے کہ:

يَا عَلِيُّ أُوصِيكَ بِوَصِيَّةٍ فَاحْفَظْهَا فَلَا تَزَالُ بِخَيْرٍ مَا حَفِظْتَ وَصِيَّتِي

اے علیؑ میں آپؑ کو ایسے قیمتی و نایاب موتی عطا کر رہا ہوں کہ جب تک ان کو اپنی زندگی کی لڑی میں پروئے رکھیں گے، ان کی افادیت ہرگز زائل نہ ہوگی۔

1) بہارِ زندگی

يَا عَلِيُّ مَنْ كَظَمَ غَيْظاً وَ هُوَ يَقْدِرُ عَلَى إِمْضَائِهِ أَعْقَبَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْناً وَ إِيمَاناً يَجِدُ طَعْمَهُ

اے علیؑ: جو شخص اپنے غصے کو پی جائے اس حالت میں کہ وہ اس کے انجام دینے پر بھی قادر ہو، تو خداوند اس کو بروز قیامت امن و ایمان کی حالت میں محشور کرے گا اور اس روز وہ ان کے ذائقے کو بھی محسوس کرے گا۔

یَا عَلِیُّ مَنْ لَمْ یُحْسِنْ وَصِیَّتَہُ عِنْدَ مَوْتِہِ کَانَ نَقْصاً فِی مُرُوَّتِہِ وَ لَمْ یَمْلِكِ الشَّفَاعَۃَ

اے علیؑ: جو شخص موت کے وقت مفید وصیت نہ کرے تو اس کے اخلاق میں نقص ہے اور اسے میری شفاعت حاصل نہیں ہوگی۔

یَا عَلِیُّ أَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ أَصْبَحَ لَا یَهُمُّ بِظُلْمِ أَحَدٍ

اے علیؑ: افضل ترین جہاد یہ ہے کہ انسان کے دن کا آغاز کسی پر ظلم کے اہتمام کے ساتھ نہ ہو۔

یَا عَلِیُّ مَنْ خَافَ النَّاسُ لِسَانَہُ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ

اے علیؑ: لوگ جس کی زبان کے شر سے ڈریں وہ اہل جہنم میں سے ہے۔

یَا عَلِیُّ شَرُّ النَّاسِ مَنْ أَكْرَمَہُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِہِ وَ رُوِیَ شَرِّهِ

اے علیؑ: بدترین ہے وہ شخص کہ جس کا احترام، لوگ اس کے شر سے بچنے کی وجہ سے کریں۔

یَا عَلِیُّ شَرُّ النَّاسِ مَنْ بَاعَ آخِرَتَہُ بِدُنْیَاهُ وَ شَرٌّ مِنْ ذَلِكَ مَنْ بَاعَ آخِرَتَہُ بِدُنْیَا غَیْرِهِ

اے علیؑ: شریرترین ہے وہ شخص کہ جو اپنی آخرت کو اپنی دنیا کے بدلے بیچ دے، اور اس سے بھی شریرترین ہے وہ شخص کہ جو اپنی آخرت کو کسی دوسرے کی دنیا کے بدلے بیچ دے۔

یَا عَلِیُّ مَنْ لَمْ یَقْبَلِ الْعُذْرَ مِنْ مُتَنَصِّلٍ صَادِقاً كَانَ أَوْ كَاذِباً لَمْ یَنَلْ شَفَاعَتِی

اے علیؑ: جو شخص معذرت کرنے والے کی معذرت کو قبول نہ کرے، چاہے معذرت کرنیوالا سچا ہو یا جھوٹا، اسے میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی۔

یَا عَلِیُّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَحَبَّ الْكَذِبَ فِی الصَّلَاحِ وَ أَبْغَضَ الصِّدْقَ فِی الْفَسَادِ

اے علیؑ: بے شک خداوند متعال ایسے جھوٹ سے محبت کرتا ہے کہ جس میں اصلاح ہو اور ایسے سچ سے بھی نفرت کرتا ہے کہ جس میں فساد ہو۔

2) شراب کے نقصانات

يَا عَلِيُّ مَنْ تَرَكَ الْخَمْرَ لِغَيْرِ اللهِ سَقَاهُ اللهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ فَقَالَ عَلِيٌّ ع لِغَيْرِ اللهِ قَالَ نَعَمْ وَ اللهِ صِيَانَةً لِنَفْسِهِ يَشْكُرُهُ اللهُ عَلَى ذٰلِكَ

اے علیؑ: جو شخص غیر خدا کے لیے بھی شراب چھوڑ دے تو اللہ اسے قیامت کے دن طہور شراب پلائے گا، اس پر حضرت علیؑ نے پوچھا: کیا غیر خدا کے لیے؟ رسول اللہؐ نے فرمایا: ہاں اللہ کی قسم جو شخص اپنی جان کی حفاظت کی نیت سے اسے چھوڑے تو خداوند اس کام پر اس شکریہ ادا کرتا ہے۔

يَا عَلِيُّ شَارِبُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ وَثَنٍ

اے علیؑ: شارابی ایسا ہے کہ جیسے بتوں کی پوجا کرنیوالا۔

يَا عَلِيُّ شَارِبُ الْخَمْرِ لَا يَقْبَلُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ صَلَاتَهُ أَرْبَعِينَ يَوْماً فَإِنْ مَاتَ فِي الْأَرْبَعِينَ مَاتَ كَافِراً

اے علیؑ: شراب پینے والے کی خداوند عز وجل چالیس دن تک دعا قبول نہیں کرتا اور اگر وہ ان چالیس دنوں میں مرجائے تو وہ کافر مر گیا۔(۱)

يَا عَلِيُّ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَالْجُرْعَةُ مِنْهُ حَرَامٌ

اے علیؑ: ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور وہ چیز کہ جس کی کثیر مقدار نشے کا سبب بنے اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

يَا عَلِيُّ جُعِلَتِ الذُّنُوبُ كُلُّهَا فِي بَيْتٍ وَ جُعِلَ مِفْتَاحُهَا شُرْبَ الْخَمْرِ

اے علیؑ: تمام گناہوں کو ایک کمرے میں بند کر کے شراب نوشی کو ان کی چابی قرار دیا گیا ہے۔

---

۱) مصنف (شیخ صوق علیہ الرحمہ) نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جب وہ شراب کو حلال سمجھ کر پیے۔

الْخَمْرِ يَا عَلِيُّ يَأْتِي عَلَى شَارِبِ الْخَمْرِ سَاعَةٌ لَا يَعْرِفُ فِيهَا رَبَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ

اے علیؑ: شراب پینے والے پر ایک لمحہ ایسا بھی آتا ہے کہ وہ اس میں اپنے رب کی معرفت کو کھو دیتا ہے۔

3) تقدیر الٰہی کو بدلا نہیں جا سکتا

يَا عَلِيُّ إِنَّ إِزَالَةَ الْجِبَالِ الرَّوَاسِي أَهْوَنُ مِنْ إِزَالَةِ مُلْكٍ مُؤَجَّلٍ لَمْ تَنْقَضِ أَيَّامُهُ

اے علیؑ: بالتحقیق بلند و بالا پہاڑوں کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا اس سے آسان کہ اس سلطان کو ہٹایا جائے کہ جس کی بادشاہت کے دن ابھی باقی ہوں۔(۱)

4) ایسے شخص کی دوستی کا کوئی فائدہ نہیں

يَا عَلِيُّ مَنْ لَمْ تَنْتَفِعْ بِدِينِهِ وَ لَا دُنْيَاهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي مُجَالَسَتِهِ وَ مَنْ لَمْ يُوجِبْ لَكَ فَلَا تُوجِبْ لَهُ وَ لَا كَرَامَةَ

اے علیؑ: جو شخص نہ تو تمہیں اپنے دین سے استفادہ پہنچائے اور نہ ہی دنیا سے تو اس کی محافل میں بھلائی نہیں ہے اور جو شخص تمہارے حقوق کو ادا نہ کرے تو تم پر واجب نہیں کہ تم بھی اس کے حقوق کی رعایت کرو اور اس کے لیے کوئی احترام نہیں ہے۔

5) مومن کی آٹھ خصوصیات

يَا عَلِيُّ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ فِي الْمُؤْمِنِ ثَمَانُ خِصَالٍ وَقَارٌ عِنْدَ الْهَزَاهِزِ وَ صَبْرٌ عِنْدَ الْبَلَاءِ وَ شُكْرٌ عِنْدَ الرَّخَاءِ وَ قُنُوعٌ بِمَا رَزَقَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَا يَظْلِمُ الْأَعْدَاءَ وَ لَا يَتَحَامَلُ عَلَى الْأَصْدِقَاءِ بَدَنُهُ مِنْهُ فِي تَعَبٍ وَ النَّاسُ مِنْهُ راحة

---

۱) یعنی جب تک اس کی حکومت کے زوال کے اسباب وعلل پیدا نہ تب تک اسے ختم نہیں کیا جا سکتا ہاں مگر جیسے ہی اس کے زوال کے اسباب فراہم ہو تو جائیں اس بادشاہت کا گرنا ممکن ہے (یہاں ہرگز جبر کی طرف اشارہ نہیں ہے یہاں بات فراہمی اسباب کی ہے اختیار انسان اپنی جگہ قائم ہے)

اے علیؑ: ایک مومن کے لیے ضروری ہے کہ اس میں مندرجہ ذیل 8 عادات پائی جائیں، ۱ مصیبت کے وقت متانت و ثابت قدمی ۲ مشکلات و آزمائشوں پر صبر ۳ خوشی کے وقت شاکر ۴ جتنا اللہ نے عطا کیا ہے اس پر قناعت و رضامندی ۵ دشمنوں پر بھی ظلم نہ کرنا ٦ دوستوں پر بوجھ نہ بنائے خود اسکا بدن سخت کاموں کی وجہ سے تھکاوٹ کا شکار ہو ۸ جبکہ باقی لوگ اسکی وجہ سے سکون پاتے ہوں۔

6) خداوندان لوگوں کی دعا رد نہیں کرتا

يَا عَلِيُّ أَرْبَعَةٌ لَا تُرَدُّ لَهُمْ دَعْوَةٌ إِمَامٌ عَادِلٌ وَ وَالِدٌ لِوَلَدِهِ وَ الرَّجُلُ يَدْعُو لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ وَ الْمَظْلُومُ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي لَأَنْتَصِرَنَّ لَكَ وَ لَوْ بَعْدَ حِينٍ

اے علیؑ: چار قسم کے افراد ایسے ہیں کہ جن کی دعا خداوند متعال ہرگز رد نہیں کرتا؛ عادل امام، باپ کی اولاد کے حق میں کی گئی دعا، اس شخص کی دعا کہ جو کسی دوسرے کے لیے اسکی غیر موجودگی میں دعا کرے، مظلوم کی دعا، ارشاد خداوندی ہوتا ہے کہ: مجھے قسم ہے اپنی عزت و جلالت کی کہ میں یقینا مظلوم کا انتقام لونگا اگر چہ ظالم کچھ اور مدت جی لے۔

7) وہ افراد کہ جو اپنی توہین پر خود کو ملامت کریں

يَا عَلِيُّ ثَمَانِيَةٌ إِنْ أُهِينُوا فَلَا يَلُومُوا إِلَّا أَنْفُسَهُمُ الذَّاهِبُ إِلَى مَائِدَةٍ لَمْ يُدْعَ إِلَيْهَا وَ الْمُتَأَمِّرُ عَلَى رَبِّ الْبَيْتِ وَ طَالِبُ الْخَيْرِ مِنْ أَعْدَائِهِ وَ طَالِبُ الْفَضْلِ مِنَ اللِّئَامِ وَ الدَّاخِلُ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِي سِرٍّ لَمْ يُدْخِلَاهُ فِيهِ وَ الْمُسْتَخِفُّ بِالسُّلْطَانِ وَ الْجَالِسُ فِي مَجْلِسٍ لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ وَ الْمُقْبِلُ بِالْحَدِيثِ عَلَى مَنْ لَا يَسْمَعُ مِنْهُ

یا علیؑ: آٹھ قسم کے افراد ایسے ہیں کہ اگر ان کی توہین ہوجائے تو وہ سوائے اپنے کسی دوسرے کو ملامت کرنے کا حق نہیں رکھتے:

۱۔ وہ شخص کہ جو بنا بلائے کسی کی دعوت پر جائے

۲۔ وہ مہمان جو میزبان سے فرمائش کرے

۳۔ جو شخص اپنے دشمنوں سے بھلائی کی توقع رکھے

۴۔ جو کسی کمینے سے فضل کی توقع کرے

۵۔ وہ شخص کہ جو دو ایسے افراد کی باتوں میں دخل دے کہ جو اسے اپنا راز دار نہ بنانا چاہتے ہوں۔

۶۔ جو حاکم کو حقیر سمجھے(۱)

۷۔ جو ایسی محفل میں جائے کہ جس کا وہ اہل نہ ہو

۸۔ جو کسی ایسے شخص سے بات کرے کہ جو اس کی بات پر توجہ نہ دے۔

8) فحش گفتگو کرنیوالا

یَا عَلِیُّ حَرَّمَ اللهُ الْجَنَّةَ عَلَی کُلِّ فَاحِشٍ بَذِیٍّ لَا یُبَالِی مَا قَالَ وَ لَا مَا قِیلَ لَهُ

اے علیؑ: خداوند متعال نے ہر فحش گفتگو کرنیوالے پر جنت کو حرام کر دیا ہے جو یہ نہیں جانتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اور اس کے بارے کیا کہا جا رہا ہے

9) خوشخبری

یَا عَلِیُّ طُوبَی لِمَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَ حَسُنَ عَمَلُهُ

خوشخبری ہے اس شخص کے لیے کہ جس کی عمر لمبی اور عمل صالح ہوں۔

۱) اس سے مراد حاکم عادل ہے

10) پرہیز کرو۔۔۔!!!!!!

یَا عَلِیُّ لَا تَمْزَحْ فَیَذْهَبَ بَهَاؤُكَ وَ لَا تَكْذِبْ فَیَذْهَبَ نُورُكَ وَ إِیَّاكَ وَ خَصْلَتَیْنِ الضَّجَرَ وَ الْكَسَلَ فَإِنَّكَ إِنْ ضَجِرْتَ لَمْ تَصْبِرْ عَلَى حَقٍّ وَ إِنْ كَسِلْتَ لَمْ تُؤَدِّ حَقّاً

اے علیؑ: برا مذاق نہ کرو ورنہ رعب و دبدبہ چلا جائے گا اور جھوٹ نہ بولو ورنہ چہرے کا نور چلا جائے گا اور بالخصوص دو عادتوں سے پرہیز کرو:

۱۔ بے صبری، اگر بے صبری کا مظاہرہ کیا تو نتیجہ تم اپنے حق پر بھی صبر نہ کر سکو گے

۲۔ سستی اگر سستی کرو گے تو حق ادا نہیں کر پاو گے۔

یَا عَلِیُّ لِكُلِّ ذَنْبٍ تَوْبَةٌ إِلَّا سُوءَ الْخُلُقِ فَإِنَّ صَاحِبَهُ كُلَّمَا خَرَجَ مِنْ ذَنْبٍ دَخَلَ فِی ذَنْبٍ

اے علیؑ: ہر گناہ کی توبہ ہے سوائے بداخلاقی کے لہذا اس سے بچو؛ کیونکہ بداخلاق جیسے ہی ایک گناہ سے باہر آتا ہے تو دوسرے گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

یَا عَلِیُّ أَرْبَعَةٌ أَسْرَعُ شَیْءٍ عُقُوبَةً رَجُلٌ أَحْسَنْتَ إِلَیْهِ فَكَافَأَكَ بِالْإِحْسَانِ إِسَاءَةً وَ رَجُلٌ لَا تَبْغِی عَلَیْهِ وَ هُوَ یَبْغِی عَلَیْكَ وَ رَجُلٌ عَاهَدْتَهُ عَلَى أَمْرٍ فَوَفَیْتَ لَهُ وَ غَدَرَ بِكَ وَ رَجُلٌ وَصَلَ قَرَابَتَهُ فَقَطَعُوهُ

اے علیؑ: چار عمل ایسے ہیں کہ جن کے انجام دینے والوں کو اس کی سزا بہت جلدی ملتی ہے:

۱۔ ایک وہ شخص کہ جس پر تم تو نیکی کرو مگر وہ تمہیں اسکا بدلہ بُرائی سے دے

۲۔ وہ کہ جس پر تم تو ستم نہ کرو مگر وہ تمہارے حق میں ستم کرے

۳۔ وہ شخص کہ جس سے کوئی عہد کیا جائے تو تم اس سے وفا کرو مگر وہ تم سے خیانت کرے

۴۔ وہ شخص کہ جس سے اس کے اقربا صلہ رحمی کریں اور وہ ان سے قطع رحمی کرے۔

یَا عَلِیُّ مَنِ اسْتَوْلَى عَلَیْهِ الضَّجَرُ رَحَلَتْ عَنْهُ الرَّاحَةُ

اے علیؑ: جس پر بے صبری نے غلبہ پالیا اسکا سکون جاتا رہا۔

11) دسترخوان کے آداب

يَا عَلِيُّ اثْنَتَا عَشْرَةَ خَصْلَةً يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَتَعَلَّمَهَا عَلَى الْمَائِدَةِ أَرْبَعٌ مِنْهَا فَرِيضَةٌ وَ أَرْبَعٌ مِنْهَا سُنَّةٌ وَ أَرْبَعٌ مِنْهَا أَدَبٌ فَأَمَّا الْفَرِيضَةُ فَالْمَعْرِفَةُ بِمَا يَأْكُلُ وَ التَّسْمِيَةُ وَ الشُّكْرُ وَ الرِّضَا وَ أَمَّا السُّنَّةُ فَالْجُلُوسُ عَلَى الرِّجْلِ الْيُسْرَى وَ الْأَكْلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ وَ أَنْ يَأْكُلَ مِمَّا يَلِيهِ وَ مَصُّ الْأَصَابِعِ وَ أَمَّا الْأَدَبُ فَتَصْغِيرُ اللُّقْمَةِ وَ الْمَضْغُ الشَّدِيدُ وَ قِلَّةُ النَّظَرِ فِي وُجُوهِ النَّاسِ وَ غَسْلُ الْيَدَيْنِ

اے علیؑ: ایک مسلمان کے لیے دسترخوان کے متعلق بارہ عادات کا علم ضروری ہے، ان میں سے چار فرض، چار سنت جبکہ چار آدابِ دسترخوان ہیں۔

واجباتِ دسترخوان: یہ جاننا کہ کیا کھا رہا ہے(۱)، بسم اللہ الرحمن الرحیم کا پڑھنا، کھانے کے آخر میں خداوند متعال کا شکر ادا کرنا، اور جتنا خدا کی طرف سے مِلا ہے اسی پر راضی ہونا۔

مستحبات دسترخوان: کھانا کھاتے وقت بائیں ٹانگ پر بیٹھنا، کم از کم تین انگلیوں سے کھانا، دسترخوان پر جو سامنے رکھا ہے اسی سے کھانا، کھانے کے بعد انگلیوں کا چاٹنا۔

آداب دسترخوان: چھوٹا لقمہ لینا، خوب چبا کر کھانا، کھاتے وقت دوسروں کے چہروں کو نہ دیکھنا، اور کھانے سے پہلے ہاتھوں کا دھونا۔

۱) یعنی حلال حرام کی پہچان۔۔۔۔آیا جو کھا را ہے وہ حلال ہے یا حرام

12) جہنمی افراد

يَا عَلِيُّ خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْجَنَّةَ مِنْ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَ لَبِنَةٍ مِنْ فِضَّةٍ وَ جَعَلَ حِيطَانَهَا الْيَاقُوتَ وَ سَقْفَهَا الزَّبَرْجَدَ وَ حَصَاهَا اللُّؤْلُؤَ وَ تُرَابَهَا الزَّعْفَرَانَ وَ الْمِسْكَ الْأَذْفَرَ ثُمَّ قَالَ لَهَا تَكَلَّمِي فَقَالَتْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَدْ سَعِدَ مَنْ يَدْخُلُنِي قَالَ اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي لَا يَدْخُلُهَا مُدْمِنُ خَمْرٍ وَ لَا نَمَّامٌ وَ لَا دَيُّوثٌ وَ لَا شُرْطِيٌّ وَ لَا مُخَنَّثٌ وَ لَا نَبَّاشٌ وَ لَا عَشَّارٌ وَ لَا قَاطِعُ رَحِمٍ وَ لَا قَدَرِيٌّ

اے علیؑ: اللہ نے جنت کو دو قسم کی اینٹوں سے بنایا ہے۔ان میں سے کچھ سونے کی ہیں تو کچھ چاندی کی ، اور اللہ نے جنت کی چار دیواری کو یاقوت ، چھت کو زَبرجد اور مروارید کو (اس کے صحن کی) کنکریاں قرار دیا ہے اسی طرح جنت کی مٹی کو زعفران وخوشبودار مشک سے بنایا ہے۔(خلقت کے بعد)اسے کہا کہ وہ کلام کرے،تو جنت پکار اٹھی کہ؛ خدا حی وقیوم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور خوشبخت ہے وہ انسان کہ جو مجھ میں داخل ہو گیا؛ ارشاد خداوندی ہوا کہ؛ مجھے قسم ہے اپنی عزت وجلالت کی کہ تجھ میں یہ افراد داخل نہیں ہو سکیں گے: عادی شراب خور،چغل خور، بے غیرت مرد، ظالم حکومت کا معاون،عورت نما مرد ،کفن چور، حکومت کی طرف سے عوام کے مال سے دسواں حصہ وصول کرنیوالا ، قطع رحمی کرنیوالا ،اور قدری۔(۱)

۱) عقیدہ جبر کا قائل (یعنی جس کا یہ عقیدہ ہو کہ انسان مجبور ہے اور اچھائی وبرائی اللہ کی طرف سے ہے)

13) کافر افراد

يَا عَلِيُّ كَفَرَ بِاللهِ الْعَظِيمِ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَشَرَةٌ الْقَتَّاتُ وَ السَّاحِرُ وَ الدَّيُّوثُ وَ نَاكِحُ الْمَرْأَةِ حَرَاماً فِي دُبُرِهَا وَ نَاكِحُ الْبَهِيمَةِ وَ مَنْ نَكَحَ ذَاتَ مَحْرَمٍ وَ السَّاعِي فِي الْفِتْنَةِ وَ بَائِعُ السِّلَاحِ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ وَ مَانِعُ الزَّكَاةِ وَ مَنْ وَجَدَ سَعَةً فَمَاتَ وَ لَمْ يَحُجَّ

اے علیؑ: اس امت میں 10 افراد ایسے ہیں کہ جنہوں نے خداوند عظیم کا کفر کیا ہے (یعنی کافر ہیں): چغل خور، جادو کرنیوالا، بے غیرت، (اپنی منکوحہ کے علاوہ) کسی دوسری عورت کی دبر میں زنا کرنیوالا، چوپائیوں کے ساتھ وطی کرنیوالا، اپنی محرم کے ساتھ نکاح کرنیوالا، فساد پھیلانے کی کوشش کرنیوالا، فتنہ گر افراد کو اسلحہ بیچنے والا، زکوۃ کی ادائیگی میں رکاوٹ بننے والا، اور وہ شخص کہ جس کے پاس استطاعت ہو اس کے باوجود حج نہ کرے اور مر جائے۔

14) کن موارد میں ولیمہ کرنا مستحب ہے؟

يَا عَلِيُّ لَا وَلِيمَةَ إِلَّا فِي خَمْسٍ فِي عُرْسٍ أَوْ خُرْسٍ أَوْ عِذَارٍ أَوْ وِكَارٍ أَوْ رِكَازٍ فَالْعُرْسُ التَّزْوِيجُ وَ الْخُرْسُ النِّفَاسُ بِالْوَلَدِ وَ الْعِذَارُ الْخِتَانُ وَ الْوِكَارُ فِي بِنَاءِ الدَّارِ وَ شِرَائِهَا وَ الرِّكَازُ الرَّجُلُ يَقْدَمُ مِنْ مَكَّةَ

اے علیؑ: ولیمہ صرف پانچ موارد میں ہے؛ عرس، خرس، عذار، وکار و رکاز: عرس یعنی شادی کا ولیمہ، خرس یعنی بچے کی پیدائش کا ولیمہ، عذار یعنی بچے کے ختنے کے وقت ولیمہ، وکار یعنی گھر بنانے یا نیا گھر خریدنے کا ولیمہ، اور رکاز یعنی اس شخص کا ولیمہ کہ جو سفر مکہ سے پلٹے (یعنی جب حج سے واپس آئے)۔(۱)

---

۱) مصنف کا کہنا ہے کہ میں نے بعض اہل زبان سے سنا ہے کہ وکار اس کھانے کو کہا جاتا ہے کہ جو لوگوں کو گھر بنانے یا نیا گھر خریدنے کے موقع پر کھلایا جاتا ہے اور اسی طرح وکار عرب میں اس دعوت کو بھی کہا جاتا ہے جو کسی مسافر کے آنے پر کھلائی جاتی ہے اور اس کو نقیعہ؛ بھی کہتے ہیں۔ رکاز بھی اسی طرح ہے رکاز غنیمت کے معنی میں ہے۔ گویا کہ صاحب لغت کہنا چاہتا ہے کہ یہ کھانا مکہ سے آنے والے صاحب کی غنیمت کے سبب ہے یعنی وہ ثواب عظیم کی صورت میں اپنے ساتھ ایک غنیمت لایا ہے۔

15) تین، تین

يَا عَلِيُّ لَا يَنْبَغِي لِلْعَاقِلِ أَنْ يَكُونَ ظَاعِناً إِلَّا فِي ثَلَاثٍ مَرَمَّةٍ لِمَعَاشٍ أَوْ تَزَوُّدٍ لِمَعَادٍ أَوْ لَذَّةٍ فِي غَيْرِ مُحَرَّمٍ

اے علیؑ: عاقل انسان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ وطن سے ہجرت کرے مگر ان تین امور لے لیے، اپنی معیشت کی اصلاح کی خاطر، آخرت کے زادہ راہ میں اضافے کے لیے، یا پھر ایسی لذت کے حصول کے لیے کہ جو حرام نہ ہو۔

يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ مِنْ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ أَنْ تَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ وَ تَحْلُمَ عَمَّنْ جَهِلَ عَلَيْكَ

اے علیؑ: تین چیزیں دنیا و آخرت کے اخلاق کی زینت ہیں:

اس کو معاف کرنا جو تم پر ظلم کرے، اس سے صلہ رحمی کرنا جو تم سے قطع رحمی کرے اور اس کے سامنے حلم کا مظاہرہ کرنا جو تمہارے سامنے جہالت کا مظاہرہ کرے۔

16) غنیمت جانو۔۔۔۔

يَا عَلِيُّ بَادِرْ بِأَرْبَعٍ قَبْلَ أَرْبَعٍ شَبَابِكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَ صِحَّتِكَ قَبْلَ سُقْمِكَ وَ غِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ

اے علیؑ: چار چیزوں کو چار چیزوں سے پہلے غنیمت جانو: جوانی کو بزرگی سے پہلے، صحت کو بیماری سے پہلے، ثروت و دولتمندی کو فقر و تنگدستی سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے۔

17) ناپسندیدہ کام۔۔۔۔

يَا عَلِيُّ كَرِهَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِأُمَّتِي الْعَبَثَ فِي الصَّلَاةِ وَ الْمَنَّ فِي الصَّدَقَةِ وَ إِتْيَانَ الْمَسَاجِدِ جُنُباً وَ الضَّحِكَ بَيْنَ الْقُبُورِ وَ التَّطَلُّعَ فِي الدُّورِ وَ النَّظَرَ إِلَى فُرُوجِ

النِّسَاءِ لِأَنَّهُ يُورِثُ الْعَمَى وَ كَرِهَ الْكَلَامَ عِنْدَ الْجِمَاعِ لِأَنَّهُ يُورِثُ الْخَرَسَ وَ كَرِهَ النَّوْمَ بَيْنَ الْعِشَاءَيْنِ لِأَنَّهُ يَحْرِمُ الرِّزْقَ وَ كَرِهَ الْغُسْلَ تَحْتَ السَّمَاءِ إِلَّا بِمِئْزَرٍ وَ كَرِهَ دُخُولَ الْأَنْهَارِ إِلَّا بِمِئْزَرٍ فَإِنَّ فِيهَا سُكَّاناً مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَ كَرِهَ دُخُولَ الْحَمَّامِ إِلَّا بِمِئْزَرٍ وَ كَرِهَ الْكَلَامَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَ الْإِقَامَةِ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَ كَرِهَ رُكُوبَ الْبَحْرِ فِي وَقْتِ هَيَجَانِهِ وَ كَرِهَ النَّوْمَ فَوْقَ سَطْحٍ لَيْسَ بِمُحَجَّرٍ وَ قَالَ مَنْ نَامَ عَلَى سَطْحٍ غَيْرِ مُحَجَّرٍ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَ كَرِهَ أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ فِي بَيْتٍ وَحْدَهُ وَ كَرِهَ أَنْ يَغْشَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَ هِيَ حَائِضٌ فَإِنْ فَعَلَ وَ خَرَجَ الْوَلَدُ مَجْذُوماً أَوْ بِهِ بَرَصٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ وَ كَرِهَ أَنْ يُكَلِّمَ الرَّجُلُ مَجْذُوماً إِلَّا أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ قَدْرَ ذِرَاعٍ وَ قَالَ فِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ فِرَارَكَ مِنَ الْأَسَدِ وَ كَرِهَ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ وَ قَدِ احْتَلَمَ حَتَّى يَغْتَسِلَ مِنَ الِاحْتِلَامِ فَإِنْ فَعَلَ ذَلِكَ وَ خَرَجَ الْوَلَدُ مَجْنُوناً فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ وَ كَرِهَ الْبَوْلَ عَلَى شَطِّ نَهَرٍ جَارٍ وَ كَرِهَ أَنْ يُحْدِثَ الرَّجُلُ تَحْتَ شَجَرَةٍ أَوْ نَخْلَةٍ قَدْ أَثْمَرَتْ وَ كَرِهَ أَنْ يُحْدِثَ الرَّجُلُ وَ هُوَ قَائِمٌ وَ كَرِهَ أَنْ يَتَنَعَّلَ الرَّجُلُ وَ هُوَ قَائِمٌ وَ كَرِهَ أَنْ يَدْخُلَ الرَّجُلُ بَيْتاً مُظْلِماً إِلَّا مَعَ السِّرَاجِ

اے علیؑ: خداوند متعال نے مندرجہ ذیل کاموں کو میری امت کے لیے ناپسند قرار دیا ہے (انکا انجام دینا مکروہ ہے)

۱۔ نماز کو اہمیت نہ دینا ۲۔ صدقے میں احسان جتلانا ۳۔ حالت جنابت میں مسجد آنا ۴۔ قبرستان میں ہنسنا ۵۔ گھروں کی چار دیواری میں جھکنا ۶۔ (جماع کے وقت) عورتوں کی شرمگاہ کی طرف نگاہ کرنا کیونکہ یہ (بچے) کے اندھے پن کا موجب بنتا ہے ۷۔ جماع کے وقت باتیں کرنا کیونکہ یہ (بچے) کے گونگے و بہرے پن کا سبب ہے ۸۔ مغرب وعشا کے

درمیان سونا کیونکہ یہ رزق سے محرومی کا باعث ہے ۹۔ کھلے آسمان تلے غسل کرنا مگر یہ کہ تہ بند کے ساتھ ۱۰۔ نہروں میں ننگا داخل ہونا کیونکہ یہ بعض فرشتوں کی آرامگاہ ہے ۱۱۔ (ایرانی وعراقی قسم) کے حمام میں بغیر لباس کے داخل ہونا مگر یہ کہ کچھ پہنا ہو ۱۲۔ نماز صبح کے وقت آذان واقامت کے درمیان باتیں کرنا ۱۳۔ طغیانی سمندر، یعنی جب سمندر کی لہریں جوش میں ہوں اس وقت اس میں سفر کرنا ۱۴۔ ایسی چھت پر سونا کہ جس کی چاردیواری نہ ہواور رسول خداص کا ارشاد گرامی ہے کہ: جو شخص ایسی چھت پر سوئے کہ جس کی چاردیواری نہ ہو، تو وہ خداوند متعال کے اس عہد کہ جس میں خداوند نے اپنے بندوں کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے، سے خارج ہو جاتا ہے ۱۵۔ گھر میں اکیلے سونا ۱۶۔ حیض کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا پس اگر کوئی ایسا کرے اور اس کے نتیجے میں اس کے ہاں ایسا بچہ پیدا ہو کہ جسے جذام یا برص کی بیماری ہو، تو وہ شخص اپنے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے ۱۷۔ ایک ذراع سے کم فاصلے پر کسی ایسے شخص سے بات کرنا کہ جسے جذام کی بیماری ہو ارشاد رسول اکرم ص ہے کہ: جذام والے سے ایسے فرار کرو کہ جیسے شیر سے دور بھاگتے ہو ۱۸۔ بیوی سے جماع کرنا جبکہ پہلے سے وہ محتلم ہو (یعنی ابھی تک اس نے پہلا غسل نہ کیا ہو) پس اگر وہ ایسا کرے (یعنی ایک دفعہ اس نے جماع کیا ہو اور غسل نہ کرے اور پھر اسی حالت میں بغیر غسل کیے دوبارہ جماع کرے) اور نتیجتاً اس کے ہاں پاگل (مجنون) بچہ پیدا ہو تو وہ اپنے علاوہ کسی کو ملامت کرنے کا حق نہیں رکھتا ۱۹۔ جاری نہر میں پیشاب کرنا ۲۰۔ پھل دار کھجور یا کسی بھی پھل دار درخت کے نیچے پیشاب کرنا ۲۱۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ۲۲۔ اور اندھیرے وتاریک گھر میں بغیر چراغ کے داخل ہونا۔

يَا عَلِيُّ آفَةُ الْحَسَبِ الِافْتِخَارُ

اے علیؑ: حسب (شرافت و بزرگی) کی مصیبت اس پر فخر کرنا ہے۔

18) ڈرو۔۔۔یا۔۔۔ڈراؤ

یَا عَلِیُّ مَنْ خَافَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَافَ مِنْهُ كُلُّ شَيْءٍ وَ مَنْ لَمْ يَخَفِ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَخَافَهُ اللهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

اے علیؑ: جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے تو دنیا کی ہر شے اس سے ڈرتی ہے اور جو اللہ سے نہیں ڈرتا تو پھر اللہ اسے ہر شے سے ڈراتا ہے۔

19) آٹھ لوگوں کی نماز اللہ قبول نہیں کرتا

يَا عَلِيُّ ثَمَانِيَةٌ لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُمُ الصَّلَاةَ الْعَبْدُ الْآبِقُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَوْلَاهُ وَ النَّاشِزُ وَ زَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَ مَانِعُ الزَّكَاةِ وَ تَارِكُ الْوُضُوءِ وَ الْجَارِيَةُ الْمُدْرِكَةُ تُصَلِّي بِغَيْرِ خِمَارٍ وَ إِمَامُ قَوْمٍ يُصَلِّي بِهِمْ وَ هُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَ السَّكْرَانُ وَ الزِّبِّينُ وَ هُوَ الَّذِي يُدَافِعُ الْبَوْلَ وَ الْغَائِطَ

اے علیؑ: آٹھ افراد ایسے ہیں کہ جن کی نماز اللہ قبول نہیں کرتا؛ فرار شدہ غلام کہ جب تک وہ اپنے مالک کی طرف نہ لوٹے، نافرمان بیوی کہ جب تک اس کا شوہر اس پر ناراض ہو، زکوۃ کی ادائیگی میں رکاوٹ بننے والا، تارک وضو (وضو کے بغیر نماز پڑھنے والا)، ایسی جوان و بالغ لڑکی کہ جو بغیر چادر کے نماز پڑھے، لوگوں کو نماز پڑھانے والا ایسا امام کہ جس کی امامت کو لوگ پسند نہ کرتے ہوں، مست شخص، اور زنین کی (یعنی وہ شخص کہ جو شدید حاجت کے باوجود، رفعِ حاجت کے لیے بیت الخلا نہ جائے)

20) جنت میں گھر

يَا عَلِيُّ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ بَنَى اللهُ تَعَالَى لَهُ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ مَنْ آوَى الْيَتِيمَ وَ

رَحِمَ الضَّعِيفَ وَ أَشْفَقَ عَلَى وَالِدَيْهِ وَ رَفَقَ بِمَمْلُوكِهِ

اے علیؑ: چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں بھی پائی جائیں خداوند متعال اس کے لیے جنت میں گھر بنا تا ہے؛ جو کسی یتیم کی پرورش کرے، کمزور پر رحم کرے، اپنے والدین کے ساتھ شفیق ہو، اور اپنی رعایا کے ساتھ محبت و مہربانی کرنیوالا ہو۔

21) اخلاقی فضائل

يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ مَنْ لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِنَّ فَهُوَ مِنْ أَفْضَلِ النَّاسِ مَنْ أَتَى اللهَ بِمَا افْتَرَضَ عَلَيْهِ فَهُوَ مِنْ أَعْبَدِ النَّاسِ وَ مَنْ وَرِعَ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَهُوَ مِنْ أَوْرَعِ النَّاسِ وَ مَنْ قَنِعَ بِمَا رَزَقَهُ اللهُ فَهُوَ مِنْ أَغْنَى النَّاسِ

اے علیؑ: جو شخص ان تین صفات کے ساتھ خداوند متعال سے ملاقات کرے وہ لوگوں میں سے افضل ترین فرد ہے

۱۔ جو اپنے رب سے اس حالت میں ملاقات کرے کہ اس نے فرائض کو بطور احسن ادا کیا ہو، تو لوگوں میں اس سے بڑا عابد کوئی نہیں۔

۲۔ جو شخص خداوند کے حرام کردہ سے اجتناب کرے تو اس سے بڑا متقی کوئی نہیں۔

۳۔ اور جو خدا کے دیے ہوئے پر راضی ہو جائے تو اس سے بڑا غنی کوئی نہیں۔

يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَا تُطِيقُهَا هَذِهِ الْأُمَّةُ الْمُوَاسَاةُ لِلْأَخِ فِي مَالِهِ وَ إِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِهِ وَ ذِكْرُ اللهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَ لَيْسَ هُوَ سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ وَ لَكِنْ إِذَا وَرَدَ عَلَى مَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ خَافَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ عِنْدَهُ وَ تَرَكَه

اے علیؑ: تین کاموں کی طاقت اس امت میں نہیں ہے (یعنی انکا انجام دینا بہت مشکل ہے)۔

اپنے مال میں بھائی کے ساتھ مساوات کرنا (یعنی برابری کی تقسیم)، اپنے معاملے میں

لوگوں سے انصاف کرنا، اور ہر حال میں اللہ کا ذکر کرنا اور (اے علیؑ) ذکر یہ نہیں ہے کہ انسان ہر وقت سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کی تسبیح پڑھتا رہے بلکہ ذکر یہ ہے کہ جب بھی انسان خدا کے کسی حرام کردہ میں داخل ہو تو اسے خوفِ خدا کی وجہ سے چھوڑ دے۔

يَا عَلِيُّ ثَلَاثَةٌ إِنْ أَنْصَفْتَهُمْ ظَلَمُوكَ السَّفِلَةُ وَ أَهْلُكَ وَ خَادِمُكَ وَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْتَصِفُونَ مِنْ ثَلَاثَةٍ حُرٌّ مِنْ عَبْدٍ وَعَالِمٌ مِنْ جَاهِلٍ وَقَوِيٌّ مِنْ ضَعِيفٍ

اے علیؑ: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ اگرچہ آپ ان سے انصاف کریں پھر بھی وہ آپ کے حق میں ظلم کریں گے، پست وگھٹیا افراد، تمھارا خاندان، تیرا نوکر، اور تین گروہ ایسے ہیں جو دوسرے تین گروہوں سے (عموما) انصاف کی روش اختیار نہیں کرتے، آزاد غلام سے، عالم جاہل سے اور طاقتور کمزور سے۔

22) حقیقتِ ایمان

يَا عَلِيُّ سَبْعَةٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ وَ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ مُفَتَّحَةٌ لَهُ مَنْ أَسْبَغَ وُضُوءَهُ وَ أَحْسَنَ صَلَاتَهُ وَ أَدَّى زَكَاةَ مَالِهِ وَ كَفَّ غَضَبَهُ وَ سَجَنَ لِسَانَهُ وَ اسْتَغْفَرَ لِذَنْبِهِ وَ أَدَّى النَّصِيحَةَ لِأَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ

اے علیؑ: سات خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں بھی پائی جائیں تو باتحقیق اس نے حقیقتِ ایمان کو مکمل کرلیا اور اس کے لیے جنت کے دروازں کو کھول دیا گیا۔

۱۔ جو کامل وضو کرے ۲۔ بہترین انداز سے نماز ادا کرے ۳۔ اپنے مال کی زکوۃ ادا کرے ۴۔ اپنے غصے پر قابو پالے ۵۔ اپنی زبان کو قابو میں رکھے ۶۔ اللہ سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرے ۷۔ اور اہل بیت نبی علیہم السلام کے بارے میں کی گئی نصیحت کا پاس رکھے۔

23) تین، تین

یَا عَلِیُّ لَعَنَ اللهُ ثَلَاثَةً آكِلَ زَادِهِ وَحْدَهُ وَ رَاكِبَ الْفَلَاةِ وَحْدَهُ وَ النَّائِمَ فِی بَیْتٍ وَحْدَهُ

اے علیؑ: خداوند متعال تین قسم کے افراد کو اپنی رحمت سے محروم کردیتا ہے، اکیلا کھانا کھانے والا، جو ویرانے راستے پر اکیلا سفر کرے اور جو گھر میں اکیلا سوئے۔

یَا عَلِیُّ ثَلَاثَةٌ یُتَخَوَّفُ مِنْهُنَّ الْجُنُونُ التَّغَوُّطُ بَیْنَ الْقُبُورِ وَ الْمَشْیُ فِی خُفٍّ وَاحِدٍ وَ الرَّجُلُ یَنَامُ وَحْدَهُ

اے علیؑ: تین کام کرنیوالے کے پاگل ہونے کا خوف ہے۔قبروں کے درمیان پیشاب کرنا ،ایک جوتا پہن کر چلنا، گھر میں اکیلے سونا۔

یَا عَلِیُّ ثَلَاثٌ مِنْ حَقَائِقِ الْإِیمَانِ الْإِنْفَاقُ مِنَ الْإِقْتَارِ وَ إِنْصَافُكَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِكَ وَ بَذْلُ الْعِلْمِ لِلْمُتَعَلِّمِ

اے علیؑ: تین چیزیں ایمان کی حقیقت ہیں ۔تنگدستی میں راہ خدا میں خرچ کرنا، اپنے معاملے میں لوگوں کے ساتھ انصاف کرنا، اور طالب علم کو علم سے سیراب کرنا۔

یَا عَلِیُّ ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ یَكُنَّ فِیهِ لَمْ یَتِمَّ عَمَلُهُ وَرَعٌ یَحْجُزُهُ عَنْ مَعَاصِی اللهِ وَ خُلُقٌ یُدَارِی بِهِ النَّاسَ وَ حِلْمٌ یَرُدُّ بِهِ جَهْلَ الْجَاهِلِ

اے علیؑ: تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر یہ کسی میں نہ پائی جائیں تو اس کے اعمال مکمل نہیں ہوتے۔تقوی کہ جو محارم الٰہی سے محفوظ رکھے، حسن خلق کہ جس کے ذریعے لوگوں کی تربیت کرے، اور حلم و بردباری کہ جس کے ذریعے جاہل کا جہل اسی کی طرف پلٹا دے۔

یَا عَلِیُّ ثَلَاثٌ فَرَحَاتٌ لِلْمُؤْمِنِ فِی الدُّنْیَا لِقَاءُ الْإِخْوَانِ وَ تَفْطِیرُ الصَّائِمِ وَ التَّهَجُّدُ مِنْ آخِرِ اللَّیْلِ

اے علیؑ: مومن کے لیے دنیا میں تین خوشیاں ہیں۔ اپنے دوسرے مومن بھائیوں کے دیدار کی خوشی، روزہ دار کو روزہ افطار کروانے کی خوشی، اور رات کے آخری حصے میں نماز تہجد ادا کرنیکی خوشی۔

يَا عَلِيُّ أَنْهَاكَ عَنْ ثَلَاثِ خِصَالٍ الْحَسَدِ وَ الْحِرْصِ وَ الْكِبْرِ

اے علیؑ: میں آپ کو تین برائیوں سے منع کرتا ہوں۔ حسد، حرص اور فخر ومباہات۔

يَا عَلِيُّ أَرْبَعُ خِصَالٍ مِنَ الشَّقَاوَةِ جُمُودُ الْعَيْنِ وَ قَسَاوَةُ الْقَلْبِ وَ بُعْدُ الْأَمَلِ وَ حُبُّ الْبَقَاءِ

اے علیؑ: شقی القب کی چار خصلتیں ہیں۔ آنکھوں کا جم جانا، دل کا سخت ہو جانا، لمبی امیدیں، ہمیشہ باقی رہنے کی خواہش۔

يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ دَرَجَاتٌ وَ ثَلَاثٌ كَفَّارَاتٌ وَ ثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ وَ ثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ فَأَمَّا الدَّرَجَاتُ فَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي السَّبَرَاتِ وَ انْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَ الْمَشْيُ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَ أَمَّا الْكَفَّارَاتُ فَإِفْشَاءُ السَّلَامِ وَ إِطْعَامُ الطَّعَامِ۔

وَ التَّهَجُّدُ بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ نِيَامٌ وَ أَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَشُحٌّ مُطَاعٌ وَ هَوًى مُتَّبَعٌ وَ إِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ وَ أَمَّا الْمُنْجِيَاتُ فَخَوْفُ اللهِ فِي السِّرِّ وَ الْعَلَانِيَةِ وَ الْقَصْدُ فِي الْغِنَى وَ الْفَقْرِ وَ كَلِمَةُ الْعَدْلِ فِي الرِّضَا وَ السَّخَطِ

اے علیؑ: تین چیزیں بلندی درجات کا موجب ہیں، تین چیزیں (تمہارے) گناہوں کا کفارہ ہیں، تین چیزیں ہلاکت کا سبب ہیں جبکہ تین چیزیں کامیابی کا باعث ہیں۔

بلندی درجات مندرجہ ذیل چیزیں ہیں: سردیوں میں بھی کامل وضو کرنا، ایک نماز ادا کرنے کے بعد دوسری کے لیے انتظار کرنا، اور جماعت میں شرکت کے لیے دن رات

پیدل چل کر جانا۔

وہ چیزیں جو گناہوں کا کفارہ ہیں: بلند آواز سے سلام کرنا، مومنین کے لیے کھانے کا اہتمام کرنا، اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں نماز تہجد کا پڑھنا۔

وہ چیزیں جو ہلاکت کا سبب ہیں: ایسا بخل کہ جو انسان کو اپنا غلام بنا لے، وہ خواہشات کہ جو انسان کو اپنا مطیع بنا لیں، اور خود پسندی۔

وہ اشیا کہ جو کامیابی کا باعث ہیں: تنہائی و ہجوم ہر حالت میں اللہ سے ڈرنا، ثروت و فقری میں میانہ روی سے کام لینا، اور خوشحالی و بدحالی میں حق بات کہنا ۔

24) یتیمی کب تک ہے؟

يَا عَلِيُّ لَا رَضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ وَ لَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ

اے علیؑ: (بچے کے دو سال گزرنے کے بعد) کوئی رضاعت نہیں اور اسی طرح بلوغت کے بعد یتیمی نہیں ہے۔

25) چلو۔۔۔چلو۔۔۔

يَا عَلِيُّ سِرْ سَنَتَيْنِ بَرَّ وَالِدَيْكَ سِرْ سَنَةً صِلْ رَحِمَكَ سِرْ مِيلًا عُدْ مَرِيضاً سِرْ مِيلَيْنِ شَيِّعْ جَنَازَةً سِرْ ثَلَاثَةَ أَمْيَالٍ أَجِبْ دَعْوَةً سِرْ أَرْبَعَةَ أَمْيَالٍ زُرْ أَخاً فِي اللهِ سِرْ خَمْسَةَ أَمْيَالٍ أَجِبِ الْمَلْهُوفَ سِرْ سِتَّةَ أَمْيَالٍ انْصُرِ الْمَظْلُومَ وَ عَلَيْكَ بِالاسْتِغْفَارِ

اے علیؑ: اگر تمہیں اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرنے کے لیے دو سال تک چلنا پڑے تو ۔۔۔۔۔چلو۔

اگر اپنے رستے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کی خاطر تمہیں تین سال تک چلنا پڑے تو ۔۔۔۔

چلو۔

(اے علیؑ) اگر تمہیں مریض کی عیادت کے لیے ایک میل تک چلنا پڑے تو ۔۔۔۔۔ چلو۔

اور اگر جنازے میں شرکت کے لیے تمہیں دو میل چلنا پڑے تو۔۔۔۔۔ چلو۔

اور اپنے مومن بھائی کی دعوت قبول کرو اور اگر اس کے لیے تمہیں تین میل تک چلنا پڑے تو۔۔۔۔۔ چلو۔

اور اللہ کی خاطر کسی مومن بھائی کی زیارت کے لیے تمہیں چار میل بھی چلنا پڑے تو ۔۔۔۔ چلو۔

اور اور اگر کسی غم زدہ کی دل جوئی وفریاد رسی کے لیے تمہیں پانچ میل تک چلنا پڑے تو ۔۔۔۔۔ چلو۔

اور اسی طرح اگر تمہیں کسی مظلوم کی مدد کے لیے چھ میل ہی کیوں نہ چلنا پڑے۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔ اور ہر حال میں خدا سے مغفرت طلب کرو۔

26) مومن۔۔۔ منافق۔۔۔ ظالم۔۔۔ ریا کار اور فریب کار؟؟؟

يَا عَلِيُّ لِلْمُؤْمِنِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ الصَّلَاةُ وَ الزَّكَاةُ وَ الصِّيَامُ وَ لِلْمُتَكَلِّفِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ يَتَمَلَّقُ إِذَا حَضَرَ وَ يَغْتَابُ إِذَا غَابَ وَ يَشْمَتُ بِالْمُصِيبَةِ وَ لِلظَّالِمِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ يَقْهَرُ مَنْ دُونَهُ بِالْغَلَبَةِ وَ مَنْ فَوْقَهُ بِالْمَعْصِيَةِ وَ يُظَاهِرُ الظَّلَمَةَ وَ لِلْمُرَائِي ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ يَنْشَطُ إِذَا كَانَ عِنْدَ النَّاسِ وَ يَكْسَلُ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ وَ يُحِبُّ أَنْ يُحْمَدَ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ وَ لِلْمُنَافِقِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَ إِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَ إِذَا ائْتُمِنَ خَانَ

اے علیؑ: مومن کی تین علامتیں ہیں: نماز، زکوۃ اور روزہ۔

فریب کار کی تین علامات ہیں: لوگوں کے سامنے چاپلوسی کرتا ہے، لوگوں کی غیر موجودگی میں ان کی غیبت کرتا ہے اور جب اس پر کوئی مصیبت آئے تو بہت زیادہ شور شرابہ کرتا ہے۔
ظالم کی تین علامات ہیں: اپنے چھوٹوں پر غلبہ حاصل کر کے انہیں اذیت دیتا ہے، اپنے بڑوں کی نافرمانی کرتا ہے اور ظالموں کی پشت پناہی کرتا ہے۔
ریا کار کی تین علامات ہیں: لوگوں کے سامنے چست و چالاک ہوتا ہے جبکہ تنہائی میں سستی کرتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ لوگ ہر کام میں اس کی تعریف کریں۔
منافق کی تین علامات ہیں: جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے، جب وعدہ کرتا ہے وعدہ خلافی کرتا ہے، اور جب اسے امین بنایا جائے تو خیانت کرتا ہے۔

27) کن چیزوں سے یاداشت کمزور ہوتی ہے؟؟

يَا عَلِيُّ تِسْعَةُ أَشْيَاءَ تُورِثُ النِّسْيَانَ أَكْلُ التُّفَّاحِ الْحَامِضِ وَ أَكْلُ الْكُزْبُرَةِ وَ الْجُبُنِّ وَ سُؤْرِ الْفَأْرَةِ وَ قِرَاءَةُ كِتَابَةِ الْقُبُورِ وَ الْمَشْيُ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ وَ طَرْحُ الْقَمْلَةِ وَ الْحِجَامَةُ فِي النُّقْرَةِ وَ الْبَوْلُ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ

اے علیؑ: نو چیزیں نسیان (کمزوریِ یاداشت) کا سبب بنتی ہیں: ۱۔ترش (کھٹا) سیب کھانا ۲۔پنیر اور گشنیز (۱) کا کھانا ۳۔چوہے کا جوٹھا کھانا ۴۔قبروں پر لکھی ہوئی تحریروں کا پڑھنا ۵۔دو عورتوں کے درمیان چلنا ۶۔سر میں جوؤں کا ہونا ۷۔گردن کے قریب سے حجامت کروانا ۸۔کھڑے پانی میں پیشاب کرنا۔

۱) ایک جڑی بوٹی کا نام ہے یہ سبزی کے طور پر بھی استعمال ہوتی ہے۔ سبز دھنیا۔

28) حکمت آمیز موتی

يَا عَلِيُّ مَنِ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ (۱) وَ مَنْ مَنَعَ أَجِيراً أَجْرَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثاً أَوْ آوَى مُحْدِثاً فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَ مَا ذَلِكَ الْحَدَثُ قَالَ الْقَتْلُ

اے علیؑ: اللہ لعنت کرتا ہے ایسے شخص پر کہ جو اپنی نسبت اپنے والد کے علاوہ کسی اور سے دے، اور اللہ لعنت کرتا ہے اس پر کہ جو مزدور کی مزدوری ادا نہ کرے، اور اسی طرح اللہ اس شخص پر بھی لعنت کرتا ہے کہ جو کوئی حادثہ انجام دے یا پھر وہ کسی حادثہ گر کو پناہ دے، پوچھا گیا یارسول اللہ ص حادثے سے آپ ص کی کیا مراد ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ: قتل کرنا۔

يَا عَلِيُّ الْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَ دِمَائِهِمْ وَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ يَدِهِ وَ لِسَانِهِ وَ الْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السَّيِّئَاتِ

اے علیؑ: مومن وہ ہے کہ جس سے مسلمانون کے جان و مال کو کوئی نقصان نہ پہنچے، اور مسلمان وہ ہے کہ جس کے ہاتھوں اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور (حقیقی) مہاجر وہ ہے کہ جو اپنے گناہوں سے ہجرت کر جائے۔

يَا عَلِيُّ أَوْثَقُ عُرَى الْإِيمَانِ الْحُبُّ فِي اللهِ وَ الْبُغْضُ فِي اللهِ

اے علیؑ: مظبوط ترین رشتہ ایمان یہ ہے کہ کسی سے دوستی کی جائے تو اللہ تبارک وتعالی کے لیے اور اگر کسی سے دشمنی ہو تو وہ بھی اللہ لے لیے۔

---

۱) (4) انتمی أی انتسب، و تقدم تفسیرہ

يَا عَلِيُّ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَدْ أَذْهَبَ بِالْإِسْلَامِ نَخْوَةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَ تَفَاخُرَهَا بِآبَائِهَا أَلَا إِنَّ النَّاسَ مِنْ آدَمَ وَ آدَمَ مِنْ تُرَابٍ وَ أَكْرَمَهُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاهُمْ

اے علیؑ: بے شک اللہ تبارک وتعالی نے اسلام کے ذریعے زمانہ جاہلیت کی طرح اپنے آباؤ واجداد پر فخر ومباہات کو منع کیا ہے، کیونکہ تمام لوگ حضرت آدمؑ سے ہیں اور حضرت آدمؑ مٹی سے ہیں پس لوگوں میں سے اللہ کے نزدیک محترم وہی ہے کہ جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

يَا عَلِيُّ مِنَ السُّحْتِ ثَمَنُ الْمَيْتَةِ وَ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَ ثَمَنُ الْخَمْرِ وَ مَهْرُ الزَّانِيَةِ وَ الرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَ أَجْرُ الْكَاهِنِ

اے علیؑ: چند چیزوں کی اجرت لینا حرام ہے۔ مردار کی قیمت، کتے وخنزیر کی قیمت، بدکا عورت کی اجرت، فیصلے میں رشوت لینا، جادوگر کی اجرت۔

يَا عَلِيُّ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْماً لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يُجَادِلَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيَدْعُوَ النَّاسَ إِلَى نَفْسِهِ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ

اے علیؑ: جو شخص بھی اس لیے علم حاصل کرے کہ وہ اس کے ذریعے لوگوں پر فخر ومباہات کرے، یا اس لیے کہ وہ اس کے ذریعے علما سے مجادلہ کرے یا پھر اس لیے کہ اس کے ذریعے وہ لوگوں کو اپنی طرف مائل کرے، تو وہ جہنمی ہے۔

29) موت

يَا عَلِيُّ إِذَا مَاتَ الْعَبْدُ قَالَ النَّاسُ مَا خَلَّفَ وَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ مَا قَدَّمَ ؟

اے علیؑ: جب کوئی بندہ مرتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ اس نے پیچھے کیا چھوڑا؟ جبکہ فرشتے یہ کہتے ہیں کہ اس نے آگے کیا بھیجا؟

يَا عَلِيُّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّةُ الْكَافِرِ

اے علیؑ: دنیا مؤمن کے لیے قید خانہ جبکہ کافر کے لیے جنت ہے۔

يَا عَلِيُّ مَوْتُ الْفَجْأَةِ رَاحَةٌ لِلْمُؤْمِنِ وَحَسْرَةٌ لِلْكَافِرِ

اے علیؑ: موت کا اچانک آ جانا مؤمن کے لیے باعث راحت جبکہ کافر کے لیے حسرت و پسیمانی کا باعث ہے۔

30) دنیا

يَا عَلِيُّ أَوْحَى اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى إِلَى الدُّنْيَا اخْدُمِي مَنْ خَدَمَنِي وَ أَتْعِبِي مَنْ خَدَمَكِ

اے علیؑ: اللہ تبارک وتعالی نے دنیا کی طرف وحی کی ہے کہ تُو اسی کی خدمت کر کہ جو میری خدمت کرے اور اسے مشکلات میں ڈال کر تھکا دے کہ جو تیرے پیچھے بھاگے۔

يَا عَلِيُّ إِنَّ الدُّنْيَا لَوْ عَدَلَتْ عِنْدَ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى جَنَاحَ بَعُوضَةٍ لَمَا سَقَى الْكَافِرَ مِنْهَا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ

اے علیؑ: اگر اللہ تبارک وتعالی کے نزدیک دنیا کی قدر و قیمت مچھر کے پَر کے برابر بھی ہوتی تو بتحقیق کافر اس میں سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ پی سکتا۔

يَا عَلِيُّ مَا أَحَدٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ إِلَّا وَ هُوَ يَتَمَنَّى۔ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّهُ لَمْ يُعْطَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا قُوتاً

اے علیؑ: اولین و آخرین میں سے ایک بھی نہیں ہے مگر یہ کہ وہ بروز قیامت یہ خواہش کر رہا ہوگا کہ اے کاش اسے دنیا میں سوائے ایک وقت کے کھانے کے کچھ عطا نہ کیا جاتا۔

يَا عَلِيُّ شَرُّ النَّاسِ مَنِ اتَّهَمَ اللهَ فِي قَضَائِهِ يَا عَلِيُّ شَرُّ النَّاسِ مَنِ اتَّهَمَ اللهَ فِي قَضَائِهِ

اے علیؑ: بدترین ہے وہ شخص کہ جو اللہ کے فیصلوں میں اس پر تہمت لگائے۔

31) فضائل مومن

یَا عَلِیُّ أَنِینُ الْمُؤْمِنِ تَسْبِیحٌ وَ صِیَاحُهُ تَهْلِیلٌ وَ نَوْمُهُ عَلَى الْفِرَاشِ عِبَادَةٌ وَ تَقَلُّبُهُ مِنْ جَنْبٍ إِلَى جَنْبٍ جِهَادٌ فِي سَبِیلِ اللهِ فَإِنْ عُوفِيَ مَشَى فِي النَّاسِ وَ مَا عَلَيْهِ مِنْ ذَنْبٍ

اے علیؑ: (بیماری کی حالت میں) مومن کا درد سے کراہنا (اللہ کے نزدیک) تسبیح ہے، اور مومن کا (شدت بیماری) سے فریاد کرنا تہلیل خداوند ہے جبکہ اسکا سوتے وقت ایک طرف سے دوسری طرف سے کروٹ بدلنا اللہ کی راہ میں جہاد ہے، پس جب ہو شفایاب ہو جائے اور لوگوں میں چلنے پھرنے لگے تو اس پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔

یَا عَلِیُّ لَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُهُ وَ لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ

یا علیؑ: اگر کوئی مجھے بکری کی ایک ران بھی ہدیہ دے تو میں اسے ضرور قبول کروں گا اور اسی طرح اگر کوئی صرف ایک ران کے لیے دعوت دے تو میں حتما اس کی دعوت قبول کروں گا۔(۱)

32) عورتوں پر واجب نہیں!!!!!!!

یَا عَلِیُّ لَیْسَ عَلَى النِّسَاءِ جُمُعَةٌ وَ لَا جَمَاعَةٌ وَ لَا أَذَانٌ وَ لَا إِقَامَةٌ وَ لَا عِیَادَةُ مَرِیضٍ وَ لَا اتِّبَاعُ جَنَازَةٍ وَ لَا هَرْوَلَةٌ بَیْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَ لَا اسْتِلَامُ الْحَجَرِ وَ لَا حَلْقٌ وَ لَا تَوَلِّي الْقَضَاءِ وَ لَا تُسْتَشَارُ وَ لَا تَذْبَحُ إِلَّا عِنْدَ الضَّرُورَةِ وَ لَا تَجْهَرُ بِالتَّلْبِیَةِ وَ لَا تُقِیمُ عِنْدَ قَبْرٍ وَ لَا تَسْمَعُ الْخُطْبَةَ وَ لَا تَتَوَلَّى التَّزْوِیجَ بِنَفْسِهَا وَ لَا تَخْرُجُ مِنْ بَیْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ فَإِنْ خَرَجَتْ بِغَیْرِ إِذْنِهِ لَعَنَهَا اللهُ وَ جَبْرَئِیلُ وَ مِیكَائِیلُ وَ لَا تُعْطِي مِنْ بَیْتِ زَوْجِهَا شَیْئاً إِلَّا بِإِذْنِهِ وَ لَا تَبِیتُ وَ زَوْجُهَا عَلَیْهَا سَاخِطٌ وَ إِنْ كَانَ ظَالِماً لَهَا

۱) یہاں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ کسی کے دے گے ہدیہ یا دعوت کو حتما قبول کرو چاہے وہ کم ہی کیوں نہ ہو۔

اے علیؑ: مندرجہ ذیل امور عورتوں پر واجب نہیں ہیں: ۱۔ جمعہ ۲۔ جماعت ۳۔اذان ۳۔ اقامت ۴۔مریض کی عیادت کرنا ۵۔ جنازے میں شرکت کرنا ۶۔صفاومروہ کے درمیان دوڑنا ۷۔حجرہ الاسود کو ہاتھ لگانا ۸۔ بال کٹوانا ۹۔کسی حکم میں فیصلہ کرنا (قاضی بننا) ۱۰۔ عورتوں سے مشورہ کرنا ضروری نہیں ہے ۱۱۔ذبح کرنا مگر مجبوری کی حالت میں ۱۲۔(حج) میں بآواز بلند تکبیر کہنا ۱۳۔قبر کے نزدیک کھڑا ہونا(۱)۔ ۱۳۔(عیدین یا جمعے) کا خطبہ سننا ۱۴۔(اپنے ولی کی اجازت کے بغیر) خود ہی شادی کرنا ۱۵۔اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنا پس اگر کوئی عورت ایسا کرے تو اللہ اس پر لعنت کرتا ہے اور حضرت جبرائیلؑ و میکائیلؑ بھی ۱۶۔عورت کا اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر میں سے کسی چیز کا دینا ۱۷۔اور اسی طرح عورت کے لیے یہ بھی جائز نہیں ہے کہ وہ رات کو سو جائے درحالانکہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہو، اگر چہ اسکا شوہر اس کے حق میں ظالم ہی کیوں نہ ہو۔

33) اسلام کی بنیاد !!!!

يَا عَلِيُّ الْإِسْلَامُ عُرْيَانٌ فَلِبَاسُهُ الْحَيَاءُ وَ زِينَتُهُ الْوَفَاءُ وَ مُرُوَّتُهُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ وَعِمَادُهُ الْوَرَعُ وَلِكُلِّ شَيْءٍ أَسَاسٌ وَ أَسَاسُ الْإِسْلَامِ حُبُّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ

اے علیؑ: اسلام عریان ہے۔اس کا لباس حیا، اس کی زینت وفا اور اس کی (قوت) و مردانگی عمل صالح جبکہ اس کا ستون پرہیزگاری ہے، اور ہر چیز کی ایک بنیاد ہوتی ہے جبکہ اسلام کی بنیاد محبت اہل بیتؑ ہے۔

---

۱) وضاحت: زمانہ جاہلیت میں جب کسی عورت کا شوہر مرجاتا تو اس عورت کو ایک سال یا اس سے کچھ کم مدت کے لیے اپنے شوہر کی قبر پر ہی خیمہ لگا کر بیٹھنا ہوتا تھا۔لہذا اسلام نے آکر اس جاہلانہ رسم کو ختم کیا۔

يَا عَلِيُّ نَجَا الْمُخِفُّونَ
اے علیؑ: میانہ روی اختیار کرنیوالے کامیاب ہو گئے۔

يَا عَلِيُّ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّداً فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ
اے علیؑ: جس نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ کی نسبت دی تو وہ یقیناً اہل جہنم میں سے ہے۔

34) حافظے میں اضافے کا سبب

يَا عَلِيُّ ثَلَاثَةٌ يَزِدْنَ فِي الْحِفْظِ وَ يُذْهِبْنَ الْبَلْغَمَ اللُّبَانُ وَ السِّوَاكُ وَ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ
اے علیؑ: تین چیزیں حافظہ بڑھاتی ہیں اور بلغم کو کم کرتی ہیں۔ کندر، مسواک اور قرآن کی تلاوت۔

يَا عَلِيُّ السِّوَاكُ مِنَ السُّنَّةِ وَ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ وَ يَجْلُو الْبَصَرَ وَ يُرْضِي الرَّحْمَنَ وَ يُبَيِّضُ الْأَسْنَانَ وَ يَذْهَبُ بِالْحَفْرِ وَ يَشُدُّ اللِّثَةَ وَ يُشَهِّي الطَّعَامَ وَ يَذْهَبُ بِالْبَلْغَمِ وَ يَزِيدُ فِي الْحِفْظِ وَ يُضَاعِفُ الْحَسَنَاتِ وَ تَفْرَحُ بِهِ الْمَلَائِكَةُ
اے علیؑ: مسواک سنتوں میں سے ہے اور (اس کے مندرجہ ذیل فائدے ہیں)۔ منہ کو پاک و پاکیزہ کرتی ہے، بصارت چشم میں اضافہ کرتی ہے، خوشنودی خدا کا سبب ہے، دانتوں کو سفید کرتی ہے، منہ کی بو اور دانتوں کی زردی کو ختم کرتی ہے، مسوڑوں کو مضبوط کرتی ہے، بھوک بڑھاتی ہے، بلغم کو دور کرتی ہے، حافظہ بڑھاتی ہے، نیکیوں اضافہ کرتی ہے اور فرشتگانِ خدا کی خوشنودی کا سبب ہے۔

35) نیند کی اقسام

يَا عَلِيُّ النَّوْمُ أَرْبَعَةٌ نَوْمُ الْأَنْبِيَاءِ ع عَلَى أَقْفِيَتِهِمْ وَ نَوْمُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى أَيْمَانِهِمْ

وَ نَوْمُ الْكُفَّارِ وَ الْمُنَافِقِينَ عَلَى أَيْسَارِهِمْ وَ نَوْمُ الشَّيَاطِينِ عَلَى وُجُوهِهِمْ

اے علیؑ: سونا چار قسم کا ہے: ۱۔ سیدھا سونا یہ انبیاؑ کا سونا ہے ۲۔ دائیں پہلو کے بل سونا یہ مومنین کا سونا ہے ۳۔ بائیں پہلو پہ سونا یہ منافقین و کفار کا سونا ہے ۴۔ جبکہ منہ کے بل سونا (الٹا سونا) یہ شیاطین کا سونا ہے۔

36) فضیلت امیر المومنینؑ

يَا عَلِيُّ مَا بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ نَبِيّاً إِلَّا وَ جَعَلَ ذُرِّيَّتَهُ مِنْ صُلْبِهِ وَ جَعَلَ ذُرِّيَّتِي مِنْ صُلْبِكَ وَ لَوْلَاكَ مَا كَانَتْ لِي ذُرِّيَّةٌ

اے علیؑ: اللہ عز وجل نے کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا مگر یہ کہ اس کی ذریت (نسل) کو خود اس کی صلب میں رکھا ہے لیکن اللہ نے میری ذریت (نسل) کو صلب آپ کی میں رکھا ہے (اے علیؑ) اگر آپؑ نہ ہوتے تو میری ذریت نہ ہوتی۔

37) چار چیزیں کمر توڑ دیتی ہیں

يَا عَلِيُّ أَرْبَعَةٌ مِنْ قَوَاصِمِ الظَّهْرِ إِمَامٌ يَعْصِي اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ يُطَاعُ أَمْرُهُ وَ زَوْجَةٌ يَحْفَظُهَا زَوْجُهَا وَ هِيَ تَخُونُهُ وَ فَقْرٌ لَا يَجِدُ صَاحِبُهُ مُدَاوِياً وَ جَارُ سَوْءٍ فِي دَارِ مُقَامٍ

اے علیؑ: چار چیزیں کمر توڑنے والی ہیں۔ ۱۔ ایسا امام (پیشوا) کہ جو اللہ کی نافرمانی کرے جبکہ لوگ اس کی اطاعت کریں ۲۔ ایسی بیوی کہ جسکا شوہر اس کی حفاظت کرے جبکہ وہ شوہر سے خیانت کرے ۳۔ ایسا فقر کہ جس سے پیچھا نہ چھوڑایا جا سکے ۴۔ محلے میں رہنے والا برا ہمسایہ۔

38) اللہ کے نزدیک جناب عبد المطلبؑ کا مقام

يَا عَلِيُّ إِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ ع سَنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خَمْسَ سُنَنٍ أَجْرَاهَا اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي

الْإِسْلَامِ حَرَّمَ نِسَاءَ الْآبَاءِ عَلَى الْأَبْنَاءِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ۔ وَ لا تَنْكِحُوا ما نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّساءِ وَ وَجَدَ كَنْزاً فَأَخْرَجَ مِنْهُ الْخُمُسَ وَ تَصَدَّقَ بِهِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ۔ وَ اعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَ لِلرَّسُولِ الْآيَةَ وَ لَمَّا حَفَرَ بِئْرَ زَمْزَمَ سَمَّاهَا سِقَايَةَ الْحَاجِّ فَأَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى۔ أَ جَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ الْآيَةَ وَ سَنَّ فِي الْقَتْلِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ فَأَجْرَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ ذَلِكَ فِي الْإِسْلَامِ وَ لَمْ يَكُنْ لِلطَّوَافِ عَدَدٌ عِنْدَ قُرَيْشٍ فَسَنَّ لَهُمْ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ سَبْعَةَ أَشْوَاطٍ فَأَجْرَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ ذَلِكَ فِي الْإِسْلَامِ

اے علیؑ: (ہمارے جد امجد) جناب عبدالمطلبؑ نے زمانہِ جاہلیت میں پانچ ایسے قانون بنائے کہ جن قوانین کو اللہ نے اسلام میں بھی باقی رکھا: انہوں نے زمانہ جاہلیت میں باپ کی منکوحہ کو بیٹوں پر حرام کیا تو پس خداوند متعال نے اس حکم کو قرآن میں یوں بیان فرمایا (اور تم ان عورتوں سے نکاح نہ کرو کہ جن سے تمہارے آباؤ اجداد نے نکاح کیا ہو) جب انہیں خزانہ ملا تو انہوں نے اس کا پانچوں حصہ (خمس) الگ کر کے صدقہ دیا تو یہ حکم قرآن میں یوں بیان ہوا (اور جان لو کہ جو چیز تمہیں غنیمت میں ملے تو بے شک اس مال کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کا ہے) اور جب انہوں نے زمزم کو کھودا تو اس کا نام سقایۃ الحاج رکھا تو قرآن نے بھی اس کنویں کو اسی نام سے یاد کیا (اجعلتم سقایۃ الحاج۔۔۔۔۔) جناب عبدالمطلبؑ نے زمانہ جاہلیت میں ایک قتل کی دیت 100 اونٹ مقرر کی تو اللہ نے اسی قانون کو اسلام میں بھی باقی رکھا اسی طرح زمانہ جاہلیت میں قریش میں حج کے دوران طواف کے چکروں کی کوئی تعداد معین نہ تھی تو حضرت عبدالمطلب نے ان چکروں کی تعداد 7 مقرر کی تو اللہ نے اسی تعداد کو اسلام میں بھی باقی رکھا۔

يَا عَلِيُّ إِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ كَانَ لَا يَسْتَقْسِمُ بِالْأَزْلَامِ وَ لَا يَعْبُدُ الْأَصْنَامَ وَ لَا يَأْكُلُ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَ يَقُولُ أَنَا عَلَى دِينِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ع

اے علیؑ: بے شک حضرت عبدالمطلبؑ [قمار] جوا نہ کھیلتے اور نہ ہی بتوں کی پوجا کرتے اور نہ ہی ایسی قربانی کا گوشت کھاتے کہ جنہیں بتوں کے لیے ذبح کیا جاتا تھا اور کہا کرتے تھے کہ: میں اپنے جد بزرگوار حضرت ابراھیمؑ کے دین کا پیرو ہوں۔

39) سنہری باتیں

يَا عَلِيُّ أَعْجَبُ النَّاسِ إِيمَاناً وَ أَعْظَمُهُمْ يَقِيناً قَوْمٌ يَكُونُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ لَمْ يَلْحَقُوا النَّبِيَّ وَ حُجِبَ عَنْهُمُ الْحُجَّةُ فَآمَنُوا بِسَوَادٍ عَلَى بَيَاضٍ

اے علیؑ: آخری زمانے کے لوگ، ایمان کے لحاظ سے عجیب ترین جبکہ یقین کے لحاظ سے عظیم ترین لوگ ہیں کیونکہ انہوں نے پیغمبرص کو نہیں دیکھا اور حجت خدا بھی ان کی نظروں سے غیب ہے پس وہ لکھے ہوئے پر ایمان لائے ہیں۔

يَا عَلِيُّ ثَلَاثَةٌ يُقْسِينَ الْقَلْبَ اسْتِمَاعُ اللَّهْوِ وَ طَلَبُ الصَّيْدِ وَ إِتْيَانُ بَابِ السُّلْطَانِ

اے علیؑ: تین چیزیں دل کے سخت ہو جانے کا سبب ہیں (قساوت قلبی): لغویات کا سننا، شکار کھیلنا، بادشاہ کے دربار میں جانا۔

يَا عَلِيُّ لَا تُصَلِّ فِي جِلْدِ مَا لَا تَشْرَبُ لَبَنَهُ وَ لَا تَأْكُلُ لَحْمَهُ وَ لَا تُصَلِّ فِي ذَاتِ الْجَيْشِ وَ لَا فِي ذَاتِ الصَّلَاصِلِ وَ لَا فِي ضَجْنَانَ

اے علیؑ: اس حیوان کی کھال میں نماز نہ پڑھو کہ جس کا نہ تو دودھ پیا جاتا ہے اور نہ ہی گوشت کھایا جاتا ہے (یعنی حرام گوشت) اور نہ ہی ذات جیش، ذات الصلاصل اور ضجنان میں نماز پڑھو۔(۱)

۱) ذات جیش، صلاصل اور ضجنان یہ تینوں حجاز میں واقع وادیوں کے نام ہیں مگر ابھی ان کے آثار و نام و نشان تقریباً ختم ہو چکا ہے۔

40) کیا کھانا چاہیے۔۔۔؟؟؟

یَا عَلِیُّ کُلْ مِنَ الْبَیْضِ مَا اخْتَلَفَ طَرَفَاهُ وَ مِنَ السَّمَكِ مَا کَانَ لَهُ قِشْرٌ وَ مِنَ الطَّیْرِ مَا دَفَّ وَ اتْرُكْ مِنْهُ مَا صَفَّ وَ کُلْ مِنْ طَیْرِ الْمَاءِ مَا کَانَتْ لَهُ قَانِصَةٌ أَوْ صِیصِیَةٌ

اے علیؑ: اس انڈے کو کھاو کہ جس کے اطراف مختلف ہوں اور مچھلیوں میں سے اس کو کہ جسکا فلس ہو(۱)، اور پرندوں میں سے اس کو کہ جو اڑتے وقت زیادہ پر مارتے ہیں، جبکہ ہر اس چیز کو نہ کھاو کہ جس میں گذشتہ بیان شدہ اوصاف نہ پائے جائیں، اور آبی پرندوں میں سے اسکو کہ جس کے لیے خار یا پوٹہ ہو۔

یَا عَلِیُّ کُلُّ ذِی نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّیْرِ فَحَرَامٌ أَكْلُهُ لَا تَأْكُلْهُ

اے علیؑ: درندوں میں سے ہر وہ کہ جو ناخن رکھتا ہو اور پرندوں میں سے ہر وہ کہ جس کا پنجہ ہو وہ حرام ہیں، ان کو نہ کھاو۔

41) نایاب

یَا عَلِیُّ لَیْسَ عَلَى زَانٍ عُقْرٌ وَ لَا حَدَّ فِی التَّعْرِیضِ وَ لَا شَفَاعَةَ فِی حَدٍّ۔ وَ لَا (۱) یَمِینَ فِی قَطِیعَةِ رَحِمٍ وَ لَا یَمِینَ لِوَلَدٍ مَعَ وَالِدِهِ وَ لَا لِامْرَأَةٍ مَعَ زَوْجِهَا وَ لَا لِلْعَبْدِ مَعَ مَوْلَاهُ وَ لَا صَمْتَ یَوْماً إِلَى اللَّیْلِ وَ لَا وِصَالَ فِی صِیَامٍ وَ لَا تَعَرُّبَ بَعْدَ هِجْرَةٍ

اے علیؑ: زانی پر مہر نہیں، ابھارنے والے پر حد نہیں اور حد میں سفارش نہیں جبکہ قطع رحمی میں قسم نہیں اور اسی طرح بیٹے کی باپ کی نسبت، بیوی کی شوہر کی نسبت اور غلام کی آقا کی نسبت کوئی قسم نہیں ہے جبکہ چپ کا روزہ نہیں ہے، روزوں میں اتصال نہیں ہے(۲) اور اسلام لانے کے بعد اس سے پھر جانا (یہ قواعد اسلام میں) نہیں ہے۔

---

۱) یعنی أن الیمین لا تنعقد فی أحد من ذلك، أو لا یجوز (۲)۔ یعنی دن رات ۲۴ گھنٹے کا روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔

يَا عَلِيُّ لَا يُقْتَلُ وَالِدٌ بِوَلَدِهِ
اے علیؑ: باپ کو بیٹے کے بدلے قتل نہیں کیا جا سکتا۔

يَا عَلِيُّ لَا يَقْبَلُ اللهُ دُعَاءَ قَلْبٍ سَاهٍ
اے علیؑ: اللہ تبارک وتعالی غافل دل سے نکلی ہوئی دعا کو قبول نہیں کرتا۔

يَا عَلِيُّ نَوْمُ الْعَالِمِ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الْعَابِدِ
اے علیؑ: عالم کا سونا عابد کی عبادت سے افضل ہے۔

يَا عَلِيُّ رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيهِمَا الْعَالِمُ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ رَكْعَةٍ يُصَلِّيهَا الْعَابِدُ
اے علیؑ: عالم کی دو رکعت نماز عابد کی ہزار رکعتوں سے بہتر ہے۔

يَا عَلِيُّ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ تَطَوُّعاً إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا وَ لَا يَصُومُ الْعَبْدُ تَطَوُّعاً إِلَّا بِإِذْنِ مَوْلَاهُ وَ لَا يَصُومُ الضَّيْفُ تَطَوُّعاً إِلَّا بِإِذْنِ صَاحِبِهِ
اے علیؑ: (مندرجہ ذیل افرد بغیر اجازت کے مستحبی روزہ نہیں رکھ سکتے) بیوی، شوہر کی اجازت کے بغیر، غلام، مالک کی اجازت کے بغیر جبکہ مہمان، میزبان کی اجازت کے بغیر۔

يَا عَلِيُّ صَوْمُ يَوْمِ الْفِطْرِ حَرَامٌ وَ صَوْمُ يَوْمِ الْأَضْحَى حَرَامٌ وَ صَوْمُ الْوِصَالِ حَرَامٌ وَ صَوْمُ الصَّمْتِ حَرَامٌ وَ صَوْمُ نَذْرِ الْمَعْصِيَةِ حَرَامٌ وَ صَوْمُ الدَّهْرِ حَرَامٌ
اے علیؑ: عید الفطر و عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا حرام ہے، اسی طرح چُپ کا روزہ بھی حرام ہے، دن و رات چوبیں گھنٹے (وصال) کا روزہ بھی حرام ہے اور پوری زندگی (ادھر) کا روزہ رکھنا بھی حرام ہے۔

يَا عَلِيُّ فِي الزِّنَا سِتُّ خِصَالٍ ثَلَاثٌ مِنْهَا فِي الدُّنْيَا وَ ثَلَاثٌ مِنْهَا فِي الْآخِرَةِ فَأَمَّا الَّتِي فِي الدُّنْيَا فَيَذْهَبُ بِالْبَهَاءِ وَ يُعَجِّلُ الْفَنَاءَ وَ يَقْطَعُ الرِّزْقَ وَ أَمَّا الَّتِي فِي الْآخِرَةِ فَسُوءُ الْحِسَابِ وَ سَخَطُ الرَّحْمَنِ وَ خُلُودٌ فِي النَّارِ

اے علیؑ: زنا کے چھ نقصانات ہیں؛ ان میں سے تین دینا میں ہیں جبکہ تین آخرت میں: پس دینا کے نقصانات مندرجہ ذیل ہیں: چہرے سے نور و ہیبت کا ختم ہونا، موت کا قریب ہونا، اور رزق سے محرومی، اور آخرت کے نقصانات یہ ہیں: (بروز قیامت) حساب کا سخت ہونا، اللہ کی ناراضگی، اور ہمیشہ جہنم میں رہنے کا سبب ہے۔

يَا عَلِيُّ الرِّبَا سَبْعُونَ جُزْءاً (١) فَأَيْسَرُهَا مِثْلُ أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ فِي بَيْتِ اللهِ الْحَرَامِ

اے علیؑ: سود (خوری) کے ستر اجزائ (درجات) ہیں: اس کا سادہ ترین درجہ ایسا ہے کہ جیسے کوئی شخص کعبہ میں اپنی ہی ماں سے نکاح کرے۔

يَا عَلِيُّ دِرْهَمٌ رِبًا أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ عَزَّوَ جَلَّ مِنْ سَبْعِينَ زَنْيَةً كُلُّهَا بِذَاتِ مَحْرَمٍ فِي بَيْتِ اللهِ الْحَرَامِ

اے علیؑ: سود کا ایک درھم (لینا) خدا کے نزدیک اس سے کہیں بڑھ کر ہے کہ انسان کعبے میں اپنے محارم سے ستر بار زنا کرے۔

يَا عَلِيُّ مَنْ مَنَعَ قِيرَاطاً مِنْ زَكَاةِ مَالِهِ فَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ وَلَا بِمُسْلِمٍ وَلَا كَرَامَةَ

اے علیؑ: جو شخص اپنے مال زکوۃ میں سے ایک قیراط (200 میلی گرام) کے برابر بھی کم ادا کرے تو وہ نہ تو مسلم ہے اور نہ ہی مومن ، اور نہ ہی اس کے لیے معاشرے میں کوئی عزت وکرامت ہے۔

يَا عَلِيُّ تَارِكُ الزَّكَاةِ يَسْأَلُ اللهَ الرَّجْعَةَ إِلَى الدُّنْيَا وَ ذَلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّوَ جَلَ حَتَّى إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ الْآيَةَ (٢)

---

١)(7) أي عقابه۔(٢) (1).\"ارْجِعُونِ"E\ إما في قوّة تكرير "ارجع" وقد تقدم الكلام فيه.أو يكون لتعظيم المخاطب.

اے علیؑ: زکوۃ ادا نہ کرنیوالا خداوندمتعال سے التجا کرے گا کہ اسے دوبارہ دنیا کی طرف پلٹایا جائے، جسے قرآن نے یوں نقل کیا ہے (یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی ایک کو موت آئے گی تو کہے گا کہ اے میرے رب مجھے پھر بھیج دے)۔

یَا عَلِیُّ تَارِكُ الْحَجِّ وَ هُوَ مُسْتَطِيعٌ كَافِرٌ يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ۔ وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَ مَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ (۱)

اے علیؑ: جو شخص بھی حج ادا نہ کرے اس کے باوجود کہ وہ مستطیع ہو، تو یقیناً اس نے کفر کیا اور ارشاد خداوندی ہوتا ہے کہ (اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس کے گھر کا حج واجب ہے، جو بھی اس تک پہنچنے کی اتطاعت رکھتا ہو اور جو منکر ہو تو بیشک اللہ سب جہانوں سے بے نیاز ہے)۔

یَا عَلِیُّ مَنْ سَوَّفَ الْحَجَّ حَتّٰى يَمُوتَ بَعَثَهُ اللهُ۔ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا

اے علیؑ: جو حج کی ادائیگی میں اتنی تاخیر کرے، یہاں تک کہ اسے موت آ جائے روز قیامت خداوندمتعال اسے یہودی یا نصرانی محشور کرے گا۔

یَا عَلِیُّ الصَّدَقَةُ تَرُدُّ الْقَضَاءَ الَّذِی قَدْ أُبْرِمَ إِبْرَاماً

اے علیؑ: صدقہ، حتمی و مقرر شدہ بلاؤں کو بھی ٹال دیتا ہے۔

یَا عَلِیُّ صِلَةُ الرَّحِمِ تَزِيدُ فِي الْعُمُرِ

اے علیؑ: صلہ رحمی کرنا عمر میں اضافے کا باعث ہے۔

یَا عَلِیُّ افْتَتِحْ بِالْمِلْحِ وَ اخْتَتِمْ بِالْمِلْحِ فَإِنَّ فِيهِ شِفَاءً مِنِ اثْنَيْنِ وَ سَبْعِينَ دَاءً

اے علیؑ: کھانے کی ابتدائی نمک سے کرو اور اختتام بھی نمک کے ساتھ کیونکہ اس میں 72 بیماروں کی شفا چھپی ہے۔

---

۱) سورہ آل عمران 97

يَا عَلِيُّ لَوْ قَدْ قُمْتُ عَلَى الْمَقَامِ الْمَحْمُودِ لَشَفَعْتُ فِي أَبِي وَ أُمِّي وَ عَمِّي وَ أَخٍ كَانَ لِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ

اے علیؑ: اگر میں مقام محمود پر جلوہ فگن ہوں تو حتماً زمانہ جاہلیت میں گزرے اپنے والد، ماں، چچا اور بھائی کی شفاعت کروں گا۔(۱)

يَا عَلِيُّ أَنَا ابْنُ الذَّبِيحَيْنِ

اے علیؑ: میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں۔(۲)

يَا عَلِيُّ أَنَا دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ

اے علیؑ: میں اپنے جد حضرت ابراھیمؑ کی دعا کا اثر ہوں۔(۳)

42) عقل

يَا عَلِيُّ الْعَقْلُ مَا اكْتُسِبَتْ بِهِ الْجَنَّةُ وَ طُلِبَ بِهِ رِضَا الرَّحْمَنِ

اے علیؑ: عقل وہ ہے کہ جس کے ذریعے جنت کو حاصل کیا جائے اور جس کے ذریعے خوشنودی خدا بٹوری جائے۔

يَا عَلِيُّ إِنَّ أَوَّلَ خَلْقٍ خَلَقَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْعَقْلُ فَقَالَ لَهُ أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ فَقَالَ وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي مَا خَلَقْتُ خَلْقاً هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ بِكَ آخُذُ وَ بِكَ أُعْطِي وَ بِكَ أُثِيبُ وَ بِكَ أُعَاقِبُ

---

۱) یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رسول خداص کے آباؤاجداد میں کوئی بھی مشرک نہ تھا کیونکہ شفاعت مشرک کے لیے نہیں ہے اور ارشاد خداوندی ہوتا ہے کہ؛ میں مشرک کو کبھی معاف نہیں کروں گا اسکے علاوہ جس کو چاہوں بخش دوں؛ القران

۲) اس سے مراد حضرت اسماعیلؑ و حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب ہیں۔

۳) دعا حضرت ابراھیمؑ: ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم آیاتك ویعلمھم الکتاب و الحکمة بسورہ بقرہ 129

اے علیؑ: مخلوقات میں سے سب سے پہلے اللہ نے عقل کو خلق کیا، پھر اسے فرمایا کہ: آگے بڑھ، وہ آگے بڑھی؛ پھر حکم دیا، پیچھے ہٹ، تو وہ پیچھے ہٹی؛ پھر ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنی عزت وجلالت کی قسم میں نے مخلوقات میں سے کسی مخلوق کو پیدا نہیں کیا کہ جو مجھے اس (عقل) سے زیادہ محبوب ہو، پس میں عقل کے ذریعے ہی مؤاخذہ کروں گا اور اسی کے سبب ہی عطا کروں گا اور اسی کے موجب ہی جزو سزا دوں گا۔

يَا عَلِيُّ لَا صَدَقَةَ وَ ذُو رَحِمٍ مُحْتَاجٌ

اے علیؑ: اپنے خانوادے میں محتاج واہل ہونے کے باوجود باہر کسی کو صدقہ نہیں دیا جاسکتا۔

43) خضاب کرنے کے فوائد

يَا عَلِيُّ دِرْهَمٌ فِي الْخِضَابِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ دِرْهَمٍ يُنْفَقُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَ فِيهِ أَرْبَعَ عَشَرَةَ خَصْلَةً يَطْرُدُ الرِّيحَ مِنَ الْأُذُنَيْنِ وَ يَجْلُو الْبَصَرَ وَ يُلَيِّنُ الْخَيَاشِيمَ وَ يُطَيِّبُ النَّكْهَةَ وَ يَشُدُّ اللِّثَةَ وَ يَذْهَبُ بِالضَّنَى وَ يُقِلُّ وَسْوَسَةَ الشَّيْطَانِ وَ تَفْرَحُ بِهِ الْمَلَائِكَةُ وَ يَسْتَبْشِرُ بِهِ الْمُؤْمِنُ وَ يَغِيظُ بِهِ الْكَافِرَ وَ هُوَ زِينَةٌ وَ طِيبٌ وَ يَسْتَحْيِي مِنْهُ مُنْكَرٌ وَ نَكِيرٌ وَ هُوَ بَرَاءَةٌ لَهُ فِي قَبْرِهِ

اے علیؑ: خضاب کی خاطر خرچ کیا گیا ایک درھم، راہ خدا میں خرچ کیے گئے ہزار درھموں سے بہتر ہے، اور خضاب کرنے کے چودہ فوائد ہیں: ۱۔ ہوا کو کانوں کے راستے خارج کرتا ہے ۲۔ بینائی میں اضافے کا سبب ہے ۳۔ ناک میں موجود رگوں کی نرمی کا باعث ہے ۴۔ منہ کی فضا کو خوشبو بخشتا ہے ۵، ۶۔ جبڑوں کی کمزوری وضعف کو ختم کرکے انہیں مضبوط بناتا ہے ۷۔ شیطانی وسوسوں کو کم کرتا ہے ۸۔ اس کی خوشبو سے فرشتے خوش ہوتے ہیں ۹۔ مومن اس سے سرور حاصل کرتا ہے ۱۰۔ جبکہ کافر کے لیے موجب غم وغصہ ہے ۱۱، ۱۲

(یہ مومن) کے لیے عطر و زینت ہے ۱۳۔ (اسکی وجہ سے قبر میں) منکر و نکیر مومن کا حیاو احترام کرتے ہیں ۱۴۔ اور (خضاب کرنا) قبر میں عذاب سے رہائی کا سبب ہے۔

44) اس کے بغیر فائدہ نہیں

يَا عَلِيُّ لَا خَيْرَ فِي الْقَوْلِ إِلَّا مَعَ الْفِعْلِ وَ لَا فِي الْمَنْظَرِ إِلَّا مَعَ الْمَخْبَرِ وَ لَا فِي الْمَالِ إِلَّا مَعَ الْجُودِ وَ لَا فِي الصِّدْقِ إِلَّا مَعَ الْوَفَاءِ وَ لَا فِي الْفِقْهِ إِلَّا مَعَ الْوَرَعِ وَ لَا فِي الصَّدَقَةِ إِلَّا مَعَ النِّيَّةِ وَ لَا فِي الْحَيَاةِ إِلَّا مَعَ الصِّحَّةِ وَ لَا فِي الْوَطَنِ إِلَّا مَعَ الْأَمْنِ وَ السُّرُورِ

اے علیؑ: گفتار بغیر کردار، کسی چیز کا ظاہر بغیر باطن، دولت بغیر سخاوت، راست گوئی بدون وفا، فہم و فراست بدون تقوی، صدقہ بغیر نیت اور زندگی بدون صحت جبکہ وطن میں بغیر امن و امان و ترقی و خوشحالی کے کوئی خیر و فائدہ پوشیدہ نہیں ہے۔

45) بھیڑ و بکری میں سات چیزیں حرام ہیں

يَا عَلِيُّ حُرِّمَ مِنَ الشَّاةِ سَبْعَةُ أَشْيَاءَ الدَّمُ وَ الْمَذَاكِيرُ وَ الْمَثَانَةُ وَ النُّخَاعُ وَ الْغُدَدُ وَ الطِّحَالُ وَ الْمَرَارَةُ

اے علیؑ: گوسفند (بھیڑ و بکری) میں سے سات چیزیں کھانا حرام ہے؛ خون، مذاکیر (شرمگاہ)، مثانہ، ریڑھ کی ہڈی، غدود، تلی اور (مرارۃ) جگر سے ملی ہو صفرا کی تھیلی جو چکناہٹ کے ہضم میں مددگار ہوتی ہے۔

46) چار چیزوں میں جھگڑا نہ کرو

يَا عَلِيُّ لَا تُمَاكِسْ فِي أَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ فِي شِرَاءِ الْأُضْحِيَّةِ وَ الْكَفَنِ وَ النَّسَمَةِ وَ الْكِرَى إِلَى مَكَّةَ

اے علیؑ: چار چیزوں کے خریدتے وقت (بحث و تکرار) و جھگڑا نہ کرو؛ قربانی کا جانور، کفن

،غلام اور سفر مکہ کا خرچ۔

47) مثلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

يَا عَلِيُّ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشْبَهِكُمْ بِي خُلُقاً قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَحْسَنُكُمْ خُلُقاً وَأَعْظَمُكُمْ حِلْماً وَأَبَرُّكُمْ بِقَرَابَتِهِ وَأَشَدُّكُمْ مِنْ نَفْسِهِ إِنْصَافاً

اے علیؑ: کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے خبر دوں کہ جو خلق کے لحاظ سے مجھے سے سب سے زیادہ شباہت رکھتا ہے؟ مولا متقیانؑ نے فرمایا؛ کیون نہیں یا رسول اللہ ضرور بتائیں؛ ارشاد فرمایا: وہ کہ جس کا اخلاق تم میں سے سب سے اچھا ہو، جو تم میں سب سے زیادہ بردبار ہو اور جو اپنے رشتے داروں سے نیکی کرنیوالا ہو، اور جب بھی اسے اپنے بارے میں فیصلہ کرنا ہو تو انصاف سے کام لے۔

48) سفر میں حادثات سے بچاؤ کی دعا

يَا عَلِيُّ أَمَانٌ لِأُمَّتِي مِنَ الْغَرَقِ إِذَا هُمْ رَكِبُوا السُّفُنَ فَقَرَءُوا (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ[1]) و (بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖےهَا وَمُرْسَاهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ) [2]

اے علیؑ: میری امت اگر سواری میں سوار ہوتے وقت ان آیات کی تلاوت کرے تو حوادث سے محفوظ رہے گی۔

---

۱) سورہ زمر ایت 67

۲) سورہ ھود 41

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ) و (بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسَاهَا اِنَّ رَبِّىْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ)۔

49) چوری سے بچنے کی دعا

يَا عَلِيُّ أَمَانٌ لِأُمَّتِي مِنَ السَّرَقِ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا (۱) الی آخر السورہ

اے علیؑ: اس سورت کی تلاوت کرنا چوری سے حفاظت کا سبب ہے:

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ------------ تا آخر سورت۔

50) جنگل و بیابانوں میں حفاظت کی دعا

يَا عَلِيُّ أَمَانٌ لِأُمَّتِي مِنَ الْهَدْمِ (اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا) (۲)

اے علیؑ: مندرجہ ذیل ورد جنگل و بیابانوں میں انسان کی حفاظت کرتا ہے؛

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا۔

---

۱) سورہ اسرا 110

۲) سورہ فاطر 41

51) ھم وغم سے نجات حاصل کرنے کا ورد

يَا عَلِيُّ أَمَانٌ لِأُمَّتِي مِنَ الْهَمِّ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ لَا مَلْجَأَ وَ لَا مَنْجَى مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ

اے علیؑ: (لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ لَا مَلْجَأَ وَ لَا مَنْجَى مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ) کا ورد کرنا ھم وغم سے نجات کا سبب ہے۔

52) آگ سے بچنے کا ورد

يَا عَلِيُّ أَمَانٌ لِأُمَّتِي مِنَ الْحَرَقِ (إِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ (۱)) و (وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ (۲) الاية

یاعلیؑ ان آیات کی تلاوت آگ سے نجات کا سبب ہے؛

(إِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ) و (وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ)

53) جنگلی درندوں سے بچنے کا ورد

يَا عَلِيُّ مَنْ خَافَ مِنَ السِّبَاعِ فَلْيَقْرَأْ (لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ) الی آخر السورة

اے علیؑ: اگر کسی شخص کو درندوں سے خوف ہو تو اسے ان آیات کی تلاوت کرنی چاہیے؛

۱) سورہ اعراف 196 (۲) سورہ زمر 67

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۔ (۱)

54) سواری کو قابو میں کرنے کا ورد

يَا عَلِيُّ مَنِ اسْتَصْعَبَتْ عَلَيْهِ دَابَّتُهُ فَلْيَقْرَأْ فِي أُذُنِهَا الْيُمْنٰى (وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ) (۲)

اے علیؑ: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ اپنی سواری کو قابو میں کرے تو اسے سواری کے دائیں کان میں اس آیت کی تلاوت کرنی چاہیے (وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ)۔

55) پیٹ کی دوا

يَا عَلِيُّ مَنْ كَانَ فِي بَطْنِهِ مَاءٌ أَصْفَرُ فَلْيَكْتُبْ عَلَى بَطْنِهِ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَ لْيَشْرَبْهُ فَإِنَّهُ يَبْرَأُ بِإِذْنِ اللهِ عَزَّوَ جَلَّ

اے علیؑ: جس کے پیٹ میں زرد پانی ہو تو اسے چاہیے کہ اپنے پیٹ پر آیۃ الکرسی لکھے اور اسے دھو کر اس کا پانی پی لے، ایسا کرنے سے اسے بحکم خدا شفا ہو گی۔

56) جادو و شیطانی وسوسوں سے بچنے کا ورد

يَا عَلِيُّ مَنْ خَافَ سَاحِراً أَوْ شَيْطَاناً فَلْيَقْرَأْ (اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ۔۔۔) (۳)

اے علیؑ: اگر کسی کو سحر و جادو یا سیطانی وسوسوں کا خوف ہو تو اسے یہ پڑھنا چاہیے:

---

۱) سورہ توبہ 129,128 (۲) سورہ آل عمران 83 (۳) سورہ اعراف 54

﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرَاتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ﴾

57) والدین واولاد کے حقوق

یَا عَلِیُّ حَقُّ الْوَلَدِ عَلَی وَالِدِهِ أَنْ یُحْسِنَ اسْمَهُ وَ أَدَبَهُ وَ یَضَعَهُ مَوْضِعاً صَالِحاً وَ حَقُّ الْوَالِدِ عَلَی وَلَدِهِ أَنْ لَا یُسَمِّیَهُ بِاسْمِهِ وَ لَا یَمْشِیَ بَیْنَ یَدَیْهِ وَ لَا یَجْلِسَ أَمَامَهُ وَ لَا یَدْخُلَ مَعَهُ فِی الْحَمَّامِ

اے علیؑ: والد کا حق اولاد کی نسبت یہ ہے کہ وہ ان کا اچھا نام رکھے، انہیں ادب سکھانے کی کوشش کرے اور انہیں مناسب وصالح ماحول عطا کرے؛ جبکہ بیٹے کو بھی چاہیے کہ وہ اپنے والد کے ان حقوق کی رعایت کرے؛ والد کو اس کے نام سے نہ پکارے، چلتے وقت اس کے آگے نہ چلے اور حمام میں اس کے ساتھ نہ جائے۔

یَا عَلِیُّ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَسْوَاسِ أَکْلُ الطِّینِ وَ تَقْلِیمُ الْأَظْفَارِ بِالْأَسْنَانِ وَ أَکْلُ اللِّحْیَةِ

اے علیؑ: تین کاموں کا انجام دینا مکروہ ہے؛ مٹی کھانا، دانتوں کے ساتھ ناخن چبانا، اور داڑھی کے بالوں کا چبانا۔

یَا عَلِیُّ لَعَنَ اللهُ وَالِدَیْنِ حَمَلَا وَلَدَهُمَا عَلَی عُقُوقِهِمَا

اے علیؑ: اللہ لعنت کرتا ہے ایسے والدین پر کہ جو خود اولاد کو اپنی نافرمانی پر مجبور کردیتے ہیں

یَا عَلِیُّ یَلْزَمُ الْوَالِدَیْنِ مِنْ عُقُوقِ وَلَدِهِمَا مَا یَلْزَمُ الْوَلَدَ لَهُمَا مِنْ عُقُوقِهِمَا

اے علیؑ: والدین کو اولاد کی طرف سے نافرمانی کا اتنا ہی سامنا کرنا پڑے گا کہ جسقدر سلوک انہوں نے اپنے والدین کے ساتھ رکھا۔

يَا عَلِيُّ رَحِمَ اللهُ وَالِدَيْنِ حَمَلَا وَلَدَهُمَا عَلَى بِرِّهِمَا

اے علیؑ: خداوند اپنی رحمت نازل کرتا ہے ایسے والدین پر کہ جو اولاد کو نیکی کی ترغیب دیتے ہیں۔

يَا عَلِيُّ مَنْ أَحْزَنَ وَالِدَيْهِ فَقَدْ عَقَّهُمَا

اے علیؑ: جس نے والدین کو اذیت دی تو یقیناوہ عاق والدین ہے

58) دنیاوآخرت کا نقصان

يَا عَلِيُّ مَنِ اغْتِيبَ عِنْدَهُ أَخُوهُ الْمُسْلِمُ فَاسْتَطَاعَ نَصْرَهُ فَلَمْ يَنْصُرْهُ خَذَلَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ

اے علیؑ: جس شخص کے سامنے کسی مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اس کے باوجود کہ وہ اسے روکنے کی قدرت رکھتا ہو اور نہ روکے، تو خداوند متعال اسے دنیا و آخرت میں ذلیل کرے گا۔

59) چند باتیں۔۔۔۔۔

يَا عَلِيُّ مَنْ كَفَى يَتِيماً فِي نَفَقَتِهِ بِمَالِهِ حَتَّى يَسْتَغْنِيَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ الْبَتَّةَ

اے علیؑ: جو شخص بھی کسی یتیم کی اپنے مال کے ذریعے کفالت کرے یہاں تک کہ وہ بے نیاز ہو جائے تو یقینا اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔

يَا عَلِيُّ مَنْ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِ يَتِيمٍ تَرَحُّماً لَهُ أَعْطَاهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُوراً يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اے علیؑ: جو شخص کسی یتیم پر رحم کرتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ پھیرے تو خداوند متعال بروز قیامت، ہاتھ کے نیچے آنے والے ہر بال کے بدلے اسے نور (نیکی) عطا فرمائے گا۔

يَا عَلِيُّ لَا فَقْرَ أَشَدُّ مِنَ الْجَهْلِ وَ لَا مَالَ أَعْوَدُ مِنَ الْعَقْلِ وَ لَا وَحْشَةَ أَوْحَشُ مِنَ الْعُجْبِ وَ لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيرِ وَ لَا وَرَعَ كَالْكَفِّ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ تَعَالَى وَ لَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ وَ لَا عِبَادَةَ مِثْلُ التَّفَكُّرِ

اے علیؑ: فقر سے بڑی کوئی جہالت نہیں، عقل سے بڑی کوئی دولت نہیں، خود پسندی سے بڑی کوئی تنہائی نہیں، حیلے و تدبیر سے بڑی کوئی عقلمندی نہیں اور خدا کے حرام کردہ سے بچ جانے سے بڑھ کر کوئی تقوی نہیں جبکہ اچھے اخلاق سے بڑھ کر کوئی حسب نہیں اور اسی طرح فکر سے بڑی کوئی عبادت نہیں ہے۔

يَا عَلِيُّ آفَةُ الْحَدِيثِ الْكَذِبُ وَ آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ وَ آفَةُ الْعِبَادَةِ الْفَتْرَةُ وَ آفَةُ الْجَمَالِ الْخُيَلَاءُ وَ آفَةُ الْعِلْمِ الْحَسَدُ

اے علیؑ: سخن و گفتگو کی آفت جھوٹ بولنا ہے، علم کی آفت نسیان ہے، عبادت کی آفت سستی ہے اور خوبصورتی کی آفت خود پسندی ہے جبکہ فہم و فراست کی آفت و مصیبت حسد کرنا ہے۔

يَا عَلِيُّ أَرْبَعَةٌ يَذْهَبْنَ ضَيَاعاً الْأَكْلُ عَلَى الشِّبَعِ وَ السِّرَاجُ فِي الْقَمَرِ وَ الزَّرْعُ فِي السَّبَخَةِ وَ الصَّنِيعَةُ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهَا

اے علیؑ: چار چیزیں نقصان دہ ہیں: بھرے پیٹ کھانا، چاند کی روشنی میں چراغ چلانا، بنجر زمین میں کاشت کرنا اور نااہل پر احسان کرنا۔

يَا عَلِيُّ مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَقَدْ أَخْطَأَ طَرِيقَ الْجَنَّةِ

اے علیؑ: جو شخص مجھ پر صلوات پڑھنا بھول گیا گویا اس نے جنت کا راستہ گم کر دیا۔

يَا عَلِيُّ إِيَّاكَ وَ نَقْرَةَ الْغُرَابِ۔ وَ فَرِيشَةَ الْأَسَدِ

اے علیؑ: خبردار! اپنے سجدوں کو ایسے ادا نہ کرو کہ جیسے کوّا اپنی نوک زمین پر مارتا ہے اور شیر اپنے اعضا کو زمین پر پھیلاتا ہے۔ (یعنی آرام و سکون سے کامل سجدہ ادا کرو)

يَا عَلِيُّ لَأَنْ أُدْخِلَ يَدِي فِي فَمِ التِّنِّينِ إِلَى الْمِرْفَقِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَسْأَلَ مَنْ لَمْ يَكُنْ ثُمَّ كَانَ

یا علیؑ: مجھے کہنیوں تک اژدھا کے منہ میں ہاتھ دینا اس کے کہیں درجے پسند ہے کہ میں اس سے سوال کروں کہ جو ابھی تازہ امیر ہوا ہو۔

يَا عَلِيُّ إِنَّ أَعْتَى النَّاسِ عَلَى اللهِ عَزَّوَ جَلَّ الْقَاتِلُ غَيْرَ قَاتِلِهِ وَ الضَّارِبُ غَيْرَ ضَارِبِهِ وَ مَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَ جَلَّ عَلَيَّ

اے علیؑ: لوگوں میں سے ظالم ترین ہے وہ شخص کہ جو اپنے دشمن کے علاوہ کسی دوسرے کو قتل کرے اور وہ کہ جس نے اسے زخم دیا ہو اس کے علاوہ کسی اور کو زخم دے اور وحی الٰہی کے مطابق باتحقیق وہ شخص بھی کافر ہے کہ جو اپنے حقیقی ولی کو چھوڑ کر کسی دوسرے کے پیچھے چلے۔

60) سرخ عقیق کی فضیلت

يَا عَلِيُّ تَخَتَّمْ بِالْيَمِينِ فَإِنَّهَا فَضِيلَةٌ مِنَ اللهِ عَزَّوَ جَلَّ لِلْمُقَرَّبِينَ قَالَ بِمَ أَتَخَتَّمُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ بِالْعَقِيقِ الْأَحْمَرِ فَإِنَّهُ أَوَّلُ جَبَلٍ أَقَرَّ لِلّهِ تَعَالَى بِالرُّبُوبِيَّةِ وَ لِي بِالنُّبُوَّةِ وَ لَكَ بِالْوَصِيَّةِ وَ لِوُلْدِكَ بِالْإِمَامَةِ وَ لِشِيعَتِكَ بِالْجَنَّةِ وَ لِأَعْدَائِكَ بِالنَّارِ

اے علیؑ: اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنو کیونکہ خدا کے مقربین کے لیے اس میں فضیلت ہے؛ اس پر مولا متقیانؑ نے سوال کیا کہ، یارسول اللہ کس طرح کی انگوٹھی؟؟ آپ ص نے فرمایا کہ؛ سرخ عقیق، کیونکہ پتھروں میں سے یہ وہ پہلا پتھر ہے کہ جس نے سب سے پہلے اللہ کی ربوبیت، میری نبوت آپ کی ولایت اور آپ کے (12) بیٹوں کی امامت، آپ کے شیعوں کے لیے جنت اور آپ کے دشمنوں کے لیے جہنم کا اقرار کیا۔

61) فضائل امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام

يَا عَلِيُّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَشْرَفَ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا فَاخْتَارَنِي مِنْهَا عَلَى رِجَالِ الْعَالَمِينَ ثُمَّ اطَّلَعَ الثَّانِيَةَ فَاخْتَارَكَ عَلَى رِجَالِ الْعَالَمِينَ ثُمَّ اطَّلَعَ الثَّالِثَةَ فَاخْتَارَ الْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ عَلَى رِجَالِ الْعَالَمِينَ ثُمَّ اطَّلَعَ الرَّابِعَةَ فَاخْتَارَ فَاطِمَةَ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ

اے علیؑ: جب اللہ نے اوج ربوبیت سے اہل دنیا پر نگاہ کی، تو عالمین کے مردوں میں سے مجھے نبوت کے لیے چن لیا، جب دوبارہ نگاہ دوڑائی تو آپ کو عالمین کے مردوں میں سے ولایت کے لیے چن لیا اور جب تیسری بار نگاہ کی تو آپ کے بارہ فرزندوں کو امامت کے لیے چن لیا، اور جب چوتھی بار نظر کی تو حضرت فاطمہؑ کا عالمین کی عورتوں میں سے انتخاب کیا۔

يَا عَلِيُّ إِنِّي رَأَيْتُ اسْمَكَ مَقْرُوناً بِاسْمِي فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَآنَسْتُ بِالنَّظَرِ إِلَيْهِ إِنِّي لَمَّا بَلَغْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فِي مِعْرَاجِي إِلَى السَّمَاءِ وَجَدْتُ عَلَى صَخْرَتِهَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ۔ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ أَيَّدْتُهُ بِوَزِيرِهِ وَ نَصَرْتُهُ بِوَزِيرِهِ فَقُلْتُ لِجَبْرَئِيلَ ع مَنْ وَزِيرِي فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَلَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَجَدْتُ مَكْتُوباً عَلَيْهَا إِنِّي أَنَا اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي۔ مُحَمَّدٌ صَفْوَتِي مِنْ خَلْقِي أَيَّدْتُهُ بِوَزِيرِهِ وَ نَصَرْتُهُ بِوَزِيرِهِ فَقُلْتُ لِجَبْرَئِيلَ ع مَنْ وَزِيرِي فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَلَمَّا جَاوَزْتُ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى انْتَهَيْتُ إِلَى عَرْشِ رَبِّ الْعَالَمِينَ جَلَّ جَلَالُهُ فَوَجَدْتُ مَكْتُوباً عَلَى قَوَائِمِهِ إِنِّي أَنَا اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي۔ مُحَمَّدٌ حَبِيبِي أَيَّدْتُهُ بِوَزِيرِهِ وَ نَصَرْتُهُ بِوَزِيرِهِ

اے علیؑ: میں نے تین مقامات پر آپ کا نام اپنے نام کے ساتھ لکھا ہوا دیکھا ہے کہ جسے دیکھ کر میرے دل کو بہت سکون ملا؛ معراج کے موقعے پر آسمان کی طرف جاتے ہوئے

جب میں بیت المقدس پہنچا تو وہاں ایک پتھر پر اس عبارت کو لکھا ہو پایا (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ، ایدته بوزیرہ و نصرته بوزیرہ) کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ، حضرت محمد ص اللہ لے رسول ہیں اور میں نے اپنے نبی ص کی مدد و نصرت اس کے وزیر کے ذریعے کی ؛ پس میں نے حضرت جبرائیلؑ سے پوچھا کہ میرا وزیر کون ہے؟ تو جواب ملا کہ : علی ابن ابی طالبؑ ، پھر جب میں سدرۃ المنتھی پر پہنچا تو وہاں میں یہ عبارت دیکھی (انی أنا اللہ لا الہ الا أنا وحدی ، محمد صفوتی من خلقی ، ایدته بوزیرہ و نصرته بوزیر) کہ میں اللہ ہوں میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ، میں اکیلا ہوں اور محمد ص میری مخلوقات میں سے برگوزیدہ ہیں اور اس کی مدد و نصرت میں نے اس کے وزیر کے ذریعے کی ، پھر حضرت جبرائیلؑ سے سوال کیا کہ میرا وزیر کون ہے؟ جواب ملا ؛ علی ابن ابی طالبؑ ؛ پس جب میں نے سدرۃ المنتھی کو پار کیا اور پایہ عرش رب العالمین پر جا پہنچا تو وہاں پہ یوں لکھا ہوا دیکھا کہ (انی أنا اللہ لا الہ الا أنا وحدی ، محمد حبیبی ، ایدته بوزیرہ و نصرته بوزیرہ) کہ میں اللہ ہوں ، میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ، میں اکیلا ہوں ، محمد ص میرے حبیب ہیں اور میں نے ان کی مدد و نصرت ان کے وزیر کے ذریعے کی ہے

يَا عَلِيُّ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَعْطَانِي فِيكَ سَبْعَ خِصَالٍ أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ مَعِي وَ أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يَقِفُ عَلَى الصِّرَاطِ مَعِي وَ أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى إِذَا كُسِيتُ وَ يَحْيَا إِذَا حُيِيتُ وَ أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يَسْكُنُ مَعِي فِي عِلِّيِّينَ وَ أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يَشْرَبُ مَعِي مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ الَّذِي خِتَامُهُ مِسْكٌ

اے علیؑ : اللہ نے مجھے سات خصوصیات میں آپؑ کے ساتھ شریک کیا ہے : آپ وہ پہلے ہیں کہ جو بروز قیامت میرے ساتھ قبر سے باہر آئیں گے ، آپؑ وہ پہلے ہیں کہ جو میرے ساتھ

پل صراط پر ہوں گے، اور وہ پہلے ہیں کہ جب مجھے جنتی لباس پہنایا جائے گا تو ساتھ ہی آپؐ کو بھی اور جب مجھے زندہ کیا جائے گا تو ساتھ ہی آپؐ کو بھی، اور آپ ہی وہ پہلے ہوں گے کہ جو میرے ساتھ اعلی علیین میں داخل ہوں گے اور اسی طرح آپؐ ہی وہ پہلے ہیں کہ جو میرے ساتھ شرابِ جنت کہ جو مشک جیسے خوشبودار ہے، نوش فرمائیں گے۔

❁❁❁❁❁

دعائے امام زمانہؑ

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلٰى آبَائِهِ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِيْ كُلِّ سَاعَةٍ وَلِيًّا وَحَافِظًا وَقَائِدًا وَنَاصِرًا وَدَلِيْلًا وَعَيْنًا حَتّٰى تُسْكِنَهُ اَرْضَكَ طَوْعًا وَتُمَتِّعَهُ فِيْهَا طَوِيْلًا